عنوان	گمراہی
لکھاری	مونہ رضوان
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

OWC NHN OWC NHN
NovelHiNovel.Com
OnlineWebChannel.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

گمراہی

مونہ رضوان کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

بادل زور سے گرج تھے۔ بجلی چمکنے کی وجہ سے ایک لمحے کو گھر روشنی میں نہا گیا تھا۔ شمو صحن میں کھڑی برستی بارش ہو دیکھ رہی تھی۔ ہوا سے بال اڑ کر بار بار اس کے چہرے پر آرہے تھے۔ وہ گہری سوچ میں گم تھی۔ ایک نظر اس نے اپنے دیور کے کمرے کو دیکھا دروازہ بند دیکھ کر اس نے منہ کے زاویے بگاڑے۔

جب سے یہ منحوس آئی، ہے شانی تو مجھے دیکھتا تک نہیں ہے۔ ہنہہہہہ۔ وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوی دوبارہ سے بارش کو دیکھنے لگی۔

****

اٹھ گ ئی مہارانی واہ اتنی جلدی کیا تھی ۔ شمو نے نجمہ کو دیکھ کر طنز کیا جو ابھی ابھی سو کر اٹھی تھی۔ معاف کرنا بھابھی وہ بس آنکھ نہیں کھلی۔۔ نجمہ نے دوپٹہ درست کرتے ہوے کہا۔۔

ہاں ساری رات میرے دیور کو پتا نہیں کونسی پٹی پڑھاتی ہو ایک نظر نہیں دیکھتا ہے مجھے وہ۔ ناشتہ بھی نہیں کیا اس نے۔ دفتر چل پڑا۔۔

شمو نے ہاتھ نچا کر ٹیڑھے میڑھے منہ سے کہا

بھابھی ایسا کچھ نہیں ہے بس وہ آپ سے اس لیے کتراتے ہیں کیوں کہ آپ ان کے لیے غیر محرم ہیں۔۔

نجمہ نے کچن میں ناشتہ بناتے ہوئے مطمئن سا جواب دیا

پہلے تو ایسا کچھ نہیں ہوا اب میں محرم ہو گئی ؟؟ پہلے تو میرے پاس سوتا تھا۔

شمو نے اپنا بھاری وجود چارپائی پر رکھتے ہوئے کہا۔

نجمہ نے کوئی جواب نہ دیا اور اپنا ناشتہ لے کر کمرے میں چلی گئی۔

اس کا انتظام کرنا پڑے گا ورنہ میرے برسوں کی محنت تباہ ہو جائے گی۔۔

شمو منہ میں بڑبڑاتی ہوئی کمرے میں چلی گئی تا کہ بچوں کو جگا کر ناشتہ دے سکے۔۔،

*****************-

بارش کچھ دیر سے رکی ہوئی تھی ۔ قبرستان میں ہر طرف خاموشی ہی تھی۔

کبھی کبھی بادل گرجنے کی آواز آ جاتی تھی۔ ایسے میں قبرستان کے وسط میں ایک جھونپڑی بنی ہوئی تھی۔جس میں دو عورتیں آگ پر بڑے سے

بکرے کو بھون رہی تھیں۔ اماں جلدی کرو نا بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔
جینی نے اپنی ماں گورا کو آواز دی

ہاں بس ہو گیا اب آ جا چھری لے کے کھاتے ہیں اسے۔۔ گورا نے بکرے کو نیچے اتار کر ایک بڑے سے تھال میں رکھ دیا۔۔ بھونے ہوے بکرے کی خوشبو ہر طرف پھیل گ ئی تھی۔۔ جینی خوشی خوشی اٹھ کر تھال کے پاس چھوکھڑی مار کر بٹھ گ ئی اور دونوں ماں بیٹی چھری سے کاٹ کاٹ کر اسے کھانے لگیں۔۔

ہلکی ہلکی بارش پھر سے شروع ہو چکی تھی۔۔ دوپہر کے وقت بھی شام کا سماں تھا۔۔ وہ دونوں کھانے سے فارغ ہو کر سونے لیٹ گ ئی یں۔۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ کسی نے زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔۔ گورا بے زارگی سے اٹھی اور دروازہ کھولا۔۔

آپ گوراماﺉی ہیں؟؟ ایک ادھیڑ عمر شخص نے دروازہ کھلتے ہی سوال کیا

ہاں میں ہی ہوں کام بول۔۔ گوراماﺉی نے سر کھجاتے ہوے کہا۔ آپ چلیں میرے ساتھ ای میت ہے قبر کھدوانی ہے۔۔ وہ شخص اسے کہہ کر آگے چلا گیا

گورانے اپنے اوزار اٹھائے اور مردانہ لباس پہن کر باہر آگ ئی۔۔ میت ایک عورت کی تھی۔۔ گوراامائی میت کو دیکھ کر مسرائی اور قبر کھودنے لگیں۔۔ مٹی نرم تھی اس لیے قبر جلد ہی کھد گ ئی ۔

میت کے ساتھ اور کوئی نہیں ہے؟؟

گورانے اس شخص سے پوچھا جو کافی جلدی میں لگ رہا تھا۔۔

نہیں۔۔ جلدی کرو دفنانا بھی ہے

اس آدمی نے جلد بازی کی حد پھلانگتے ہوے میت کو گاڑی سے باہر نکالا اور قبر میں پھینک دیا۔۔

گوراامائی ،یہ دیکھ کر زور سے ہنستی ہوی جھونپڑی میں واپس آ گ ئی۔۔

کیا ہوا اماں ہنستی کیوں ہو؟؟ جینی نے ہنستی ہوی ماں سے پوچھا

آیا تھا وہ آدمی۔۔ بغیر جنازے کے ہی دفن کر گیا۔۔ ہاہاہا جائی یداد کی خاطر اپنی ہی بہن کو مار ڈالا سالے نے ہاہا

گوراامائی مسلسل ہنس رہی تھی

ہاہاہاں اماں بڑے ظالم لوگ ہیں اسی لیے ہم یہاں قید ہیں انہیں انسانوں کی مہربانی ہے۔۔

جینی نے ہنستے ہوئے تلخی سے کہا۔۔

دونوں ماں بیٹی ہنسنے کا شوق پورا کر کے پھر سے سونے لیٹ گ ئی یں۔۔

_**************

شانی ارے ادھر آؤ دیکھو کھیر بنائی ہے۔۔ شمو کچن سے نکلتی ہوی شانی کے پاس آئی جو ابھی ابھی گھر لوٹا تھا۔دوپٹہ نجانے کہاں تھا قمیض کا گا بھی گہرا تھا اور کپڑے انتہای تنگ تھے۔۔۔

آپا وہ میں ذرا تھکا ہوا ہوں بعد میں نجمہ کے ساتھ کھالوں گا ابھی دل نہیں ہے۔۔۔

شانی نے نظریں نیچی رکھ کر بات کی۔۔

ارے شانی یہاں دیکھو کیا بیوی کے کہنے پر اپنی آپا سے چھپتے رہتے ہو۔۔ شمو نے اپنا گلا مزید نیچے کر کے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا

شانی اس کا ہاتھ جھٹک کر کمرے میں چلا گیا۔۔

شمو غصے سے پیر پٹختی اندر چلی گ ئی۔۔

چلو منی اور سنی لو کھیر کھالو پھر سو جانا۔۔

شمو نے کھیر کا ڈونگا بچوں کے حوالے کر دیا

بچے شوق سے کھیر کھا کر سو گے۔۔

شمو نے فون پر مصروف ہو گ ئی۔۔۔۔

نجمہ آپا کی حرکتیں برداشت سے باہر ہوتی جا رہی ہیں نجانے وہ ایسا کیوں کر رہی ہیں۔۔۔

شانی نے نجمہ کی گود میں سر رکھ کر اپنی پریشانی بتایا

نجمہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی

آپ پریشان نہ ہوں بس آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔۔ جلد ہی ن ئے گھر کا کچھ کریں پھر ہم لوگ الگ ہو جائیں گے ۔۔

نجمہ نے شانی کو تسلی دی۔۔ شانی اس کی گود میں پر سکون سا ہو کر نیند کی وادی میں چلا گیا۔۔ نجمہ بھی اسے دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔۔

***************۔

کمرے میں نیم تاریکی تھی۔ چند موم بتیوں کی روشنی پھیلی ہوی تھی۔۔ کمرے میں جگہ جگہ انسانی کھوپڑیاں اور خود تھا۔۔ ایک وجود بیٹھا مسلسل ہل رہا تھا۔۔ وہ کوئی عورت تھی۔۔ اس کے عین سامنے ایک انسان کھوپڑی پڑی تھی۔۔ وہ بار بار کچھ پڑھ کر اس پر پھونکتی جا رہی تھی۔۔

اچانک کھوپڑی میں حرکت ہوئی ۔کھوپڑی میں آگ جل اٹھی تھی۔۔ساتھ ہی وہ عورت اپنا سر کھوپڑی کے سامنے ٹیک کر جے جے مہاراج کے نعرے لگانے لگی۔۔

شنو کامیابی تیرے بہت قریب ہے بس اب تین شکار رہ گئے ہیں اس کے بعد تو امر ہو جائے گی اور ساتھ ہی بہت بڑی جادوگرنی بھی بن جائے گی۔۔بس خیال رکھنا اس دوران مشکلات بہت ہوں گی۔۔

کھپڑی میں سے دہشت ناک آواز ابھری جیسے کئی کتے مل کر بھونک رہے ہوں۔۔ ایک ہیولہ سا نمودار ہوا اور اس عورت کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔

مہاراج میری بلی قبول کریں۔۔اس عورت نے ایک نعرہ لگایااور وہ ہیولا عورت کا پھولا ہوا پیٹ کاٹنے لگا۔۔تکلیف کی شدت سے اس کی چیخیں نکل رہی تھیں۔۔ مگر ہیولہ برابر چاقو پیٹ پر مارتا رہا۔۔پہلے بھی چار مرتبہ وہ یوں ہی اپنے بچے قربان کر چکی تھی مگر اب کی تین بار مشکلیں تھیں۔۔

آخر اس ہیولے نے بچہ کھینچ کر باہر نکالا اور اس عورت کے پیٹ پر ایک لیپ لگایا جس سے اسکا زخم فوراً ٹھیک ہو گیا۔۔وہ ہیولہ بچے کو لے کر غائب ہو گیا۔۔

اس عورت نے کھوپڑی کے آگے سر ٹیکا اور کھوپڑی بے جان ہو گی۔۔

اس کے ساتھ ہی عورت کا قہقہ کمرے میں گو جا اور موم بتیاں بجھ گ ئی یں۔۔۔

بارش نے زور پکڑ لیا تھا۔ کبھی کبھی بجلی چمکتی تو ساری طرف روشنی پھیل جاتی۔ گورا بڑی سی چادر لپیٹے۔ سر پر چھتری ٹانگے۔ کیچڑ سے بچتی ہوی چلی جا رہی تھی۔۔ آبادی سے دور ایک چھوٹے سے مکان کے سامنے رک کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ تسلی کر کے وہ اندر داخل ہو گ ئی۔۔

کیا خبر ہے؟؟ شنو نے اسے اندر آتے دیکھ کر پوچھا

شمو اس کے پاس آ کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گ ئی۔۔

باجی اس نے شانی کو پورا مولوی بنا دیا ہے۔۔ نماز بھی پڑھتا ہے اور تو اور مجھ سے دور رہتا ہے کہ میں غیر محرم ہوں۔۔ شمو نے ہاتھ نچا کر تفصیل بیان کی۔۔۔

دیکھ شنو۔۔ شنو نے جب منہ کھولا تو بدبو کے بھبو کے شمو کا دماغ ماؤف کرنے لگے۔۔ اس سے پہلے کے وہ بے ہوش ہوتی شمو نے دوپٹہ ناک پر رکھ لیا

میں نے پہلے ہی ان دونوں کو بہت مشکل سے قید کیا ہے اب اس کا بیٹا رہ گیا ہے تو اگر خوبصورت اور دولت مند بننا چاہتی ہے تو تجھے احتیاط کرنی ہو گی۔۔۔ اشنو نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا

باجی کیا کروں بہت مشکل ہے وہ میری بات تک نہیں سنتا وہ یہاں آئے گا کیسے۔۔۔

شمونے پریشان کا اظہار کیا ساتھ ہی دوپٹہ ناک میں ٹھونسنے والے انداز میں دبایا بدبو بہت شدید تھی۔۔

لے یہ پڑیا کھانے میں ملادینا۔۔اورہاں وہ پانی تو بلیوں کو پلاتی رہنا یاد سے ورنہ سب خراب ہو جاے گا۔۔۔

شنو نے اسے پڑیا پکڑای اور آخر میں تنبیہ بھی کی

جی باجی شکریہ اب چلتی ہوں۔۔ شمو اسکے ہاتھ پر بوسہ دے کر باہر نک گ ئی۔۔

_#***************

بارش کافی تیز لگی ہوئی تھی۔ بجلی چمکنے سے بار بار سارا قبرستان روشن ہو جاتا تھا۔۔ جینی بستر میں دبک کر مسلسل بارش ہو دیکھ رہی تھی۔ گورا دیوار پر مٹی کا لیپ کر رہی تھی۔ بارش کی وجہ سے پانی جھونپڑی کے اندر آرہا تھا۔

اماں۔ہم کب آزاد ہوں گے ؟؟

جینی نے نظر بارش کے گرتے پانی پر ہی رکھی۔۔ پتا نہیں بیٹا۔۔۔ مگر انسانوں جیسی زندگی جینا بہت مشکل ہے نجانے میرا بچہ کیسا ہو گا۔ گورا نے آنکھوں کی نمی کو صاف کرتے ہوے کہا۔۔

اماں لگتا ہے کوی ہے باہر۔۔ جینی نے یک دم چونک کر ماں کو اطلاع دی

اچھا میں دیکھتی ہوں اس وقت کوی بے غیرت مردے اکھاڑنے نہ آیا ہو۔۔

گورا مٹکے میں ہاتھ دھو کر اٹھی اور برساتی پہن کر باہر نکل گ ئی۔۔

ایک قبر کے پیچھے دو سائے تھے اندھیرے میں بھی گورا انہیں واضح دیکھ رہی تھی۔۔وہ دونوں لڑکے تھے۔گورا نے پاس پڑا ایک ڈنڈا اٹھایا اور ان لڑکوں کے عین سر پر پہنچ گئی۔۔وہ دونوں بد فعلی میں مصروف تھے ..گورا کو دیکھ کر ایک دم اٹھے اور حلیہ درست کرنے لگے۔۔

اس وقت تم لوگوں کو قبرستان میں خوف نہیں آیا؟؟ گورا نے غصے سے ان لڑکوں کو ایک ایک ڈنڈا رسید کیا۔

مائی معاف کردو غلطی ہو گئی۔ وہ دونوں لڑکے گورا سے ڈر کر بھاگ گے۔۔ابھی وہ لوگ قبرستان سے باہر پہنچے ہی تھے کہ ایک گاڑی تیزی سے ان کو کچلتے ہوے آگے بڑھ گئی۔۔ گورا ان لڑکوں کی پیچی ہوی لاشیں دیکھ کر قہقہہ لگاتی ہوی جھونپڑی میں گھس گئی۔۔

آئے تھے دونوں لڑکے مگر اب اپنے گناہ کی سزا پالی انہوں نے ہاہاہا پاگل ہم جنس پرستی جیسے گناہ کو کرکے سوچتے ہیں کہ یہ سزا سے بچ جائیں گے ہاہا خدا کو بھول گے ہیں یہ لوگ ہاہاہا

گورا ہنس کر جینی کو بتا رہی تھی جینی بھی اس کے ساتھ ہنس رہی تھی۔۔ان دونوں کے قہقہے بارش اور قبرستان۔۔۔ عجیب وحشت پھیل رہی تھی۔۔۔

#*****************۔

لو نجمہ یہ کھانا تم شانی کو دے دینا اور یہ تم کھانا۔۔ شمو نے ایک ٹرے نجمہ کو پکڑائی ۔۔ارے بھابھی ہم ایک ہی پلیٹ میں کھا لیں گے ۔۔ نجمہ نے مسکرا کر خوش اخلاقی سے کہا۔۔ارے نہیں دیکھو تم یہ کھانا نا پاکی کی حالت میں شوہر کے ساتھ مت کھاو۔۔ شمو نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا

بھابھی کچھ نہیں ہوتا ناپاکی سے۔۔۔۔۔ نجمہ شمو کے پرانے خیالات پر سر پیٹ کر رہ گ ئی۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم تو مجھے کوی اہمیت ہی کہا دیتی ہو۔۔۔ شمو ناراض ہو کر جانے کو پلٹی تو نجمہ نے مسکرا کر اسے روک دیا

ارے رکیں کوی نہیں میں کھالوں گی جیسا آپ کہیں وہی ہو گا۔۔۔ نجمہ نے ٹرے میز پر رکھی اور شانی کو بلانے چلی گ ئی۔۔ شمو مسکرا کر کمرے میں چلی گ ئی۔ اور دروازے کی اوٹ سے دیکھنے لگی۔شانی اسی پلیٹ سے کھا رہا تھا اور نجمہ دوسری پلیٹ سے۔۔۔

شکر ہے چلو یہ کام تو ہوا اب سب ٹھیک ہو جاے گا۔۔ شمو مسکرا کر بچوں کے ساتھ والی چارپای پر لیٹ گ ئی۔۔۔ شانی کھانا کھا کر بغیر نماز پڑے ہی سو گیا۔۔اس پر مانو غشی طاری ہو گ ئی تھی۔۔ نجمہ کے لاکھ کہنے پر بھی وہ نماز نہ پڑھ سکا۔۔اس تعویز نے اثر دکھا دیا تھا۔۔اگر تعویز والا کھانا یہاں وہاں ہو جاتا تو مشکل ہو سکتی تھی کیوں کہ انسان اور جنات کو قید کرنے کے عمل مختلف ہیں۔۔اور وہی ہوا جیسا شمو چاہتی تھی۔۔شانی

کی اکثر نمازیں چھوٹنے لگیں اور وہ اب شمو سے کھل کر بات چیت بھی کر لیتا تھا۔۔ نجمہ بے بس سی کوشش کرتے کرتے ہار جاتی۔۔ کیوں کہ اب شانی پر اس کی کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔

#*****************۔

باجی آپ نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا ہے اب بس کل رات میں اسے کسی طرح بہلا کر یہاں لے آؤں گی پھر آپ اپنا کام کر لینا ۔۔۔ شمو آج پھر شنو کے گھر آئی ہوئی تھی ۔۔شنو مسلسل آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔

چل ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی اس کے ساتھ بدکاری کر کے اس بچے کی بلی چڑھاوں گی پھر میری ایک بلی اور رہ جائے گی بس پھر میں امر ہو جاوں گی۔۔

شنو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔ ہنستے ہوئے اس کے سیاہ بدنما دانت نظر آنے لگے تھے بدبو کے بھبھو کے الگ نکلے تھے۔۔ شمو نے اپنا دوپٹہ ناک پر رکھا اور اجازت لے کر بہر نکل گ ئی۔۔ پتا نہیں یہ دانت کیوں نہیں صاف کرتی مجھے اگر پہلے سے بھی زیادہ حسین اور جوان نہ ہونا ہوتا تو کبھی اس گند کو نہ برداشت کرتی نجانے اماں نے میرے بعد اسے پیدا ہی کیو ں کیا تھا ایک بیٹی کافی نہیں تھی کیا؟؟ شمو گہرے سانس لیتی ہوی غصے سے بڑبڑا رہی تھی۔۔

#****************۔

بارش رک چکی تھی۔ موسم خوشگوار تھا۔۔ایک گاڑی قبرستان کے سامنے آکر رکی۔۔ گورا اپنے اوزار لے کر باہر نکل آئی تھ۔۔ایک نوجوان لڑکا گاڑی سے نکلا اور ڈگی سے ایک لڑکی

کی لاش اٹھا کر لے آیا۔۔ی یہ .اسے دفنانا ہ ہے۔۔وہ لڑکا اٹک اٹک کر کہتا ہوا گورا کے پاس آیا۔۔

لے آ چل قبر ہے ایک میں نے اضافی کھود دی تھی۔۔ گورا اطمینان سے کہتی ہوی ایک طرف کو ہوگ ئی۔۔وہ لڑکا اس کے پیچھے پیچھے قبر تک پہنچا ۔۔لڑکی کو قبر میں ڈال کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔۔گورا نے قبر پر سل رکھی اور مٹی ڈالنے لگی۔۔ وہ مٹی ڈالتے ہوے لڑ کے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔لڑکا بہت پریشان تھا۔۔بار بر یہاں وہاں دیکھ کر اپنا پسینہ صاف کر رہا تھا۔۔

کیو مارا اس کو ہاں۔۔؟؟جب سنبھال نہیں سکتے ہو تو شادی کیوں نہیں کر لیتے۔؟؟معصووم لڑ کیو کو کیوں تباہ کرتے ہو؟ گورا نے غصے سے اس لڑکے کو ڈانٹا۔۔خوف سے اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا۔۔

وہ وہ مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گ ئی۔۔میں لے چان بوجھ کر ل میں کیا ۔۔لڑکا روتے ہوے زمین پر بیٹھ گیا ۔۔گورا اسکو دیکھ کر قہقہے لگاتی جھونپڑی میں داخل ہو گ ئی۔۔پیچھے وہ لڑکا اپنا وجود گھسیٹتا ہوا گاڑی میں جا بیٹھا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔

_#***************

رات سے بارش نہیں لگی تھی۔ سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔اتنے دن بارش ہونے کے باوجود آج پھر گرمی بڑھ گ ئی تھے۔۔جون کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔ اماں گھر کا راشن ختم ہو گیا ہے؟ جینی نے آئی ینے میں دیکھ کر کاجل لگاتے ہوئے گورا سے پوچھا

ہاں وہی لینے جا رہی ہوں تو خیال رکھنا اپنا اور کوی آ ئے تو کہنا گورا گھر نہیں ہے انتظار کر لیں۔

گورا نے دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوے تنبیہ کی

اماں کیا ہم کبھی آزاد نہیں ہو سکتے؟؟ جینی نے ہر بار کا سوال دوہرایا۔۔

جانتی ہے ہم عام انسان ہیں اب۔۔۔جب تک ہمارے جسموں کو شانی ٹھیک نہ کر لے تب تک ہم بس یوں ہی قید رہیں گے

گورا نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔۔تو اماں تم یہ قبریں مت کھودا کرو۔۔ جینی نے اکتائے ہوے لہجے میں کہا۔۔

میری بچی آخر پیٹ بھی تو بھرنا ہے نا۔۔ہم عورتیں ہیں باہر ہمیں نوچ لیا جائے گا۔۔۔ ۔گورا نے پیار سے اسے سمجھایا اور جلدی سے چادر درست کر کے نکل گ ئی۔۔۔

جینی پھر سے آئی ینے میں اپنی خوبصورتی نہارنے لگی۔۔

بالوں کی چٹیا بنا کر اس نے دوپٹہ درست کیا تبھی اس کی نظر باہر کھڑے ایک لڑکے پر پڑی سفید شلوار قمیض سر پر اماہ بندھا ہوا اور میانی سی داڑھی۔۔۔۔نور والا چہرہ۔۔وہ کسی قبر پر فاتحہ پڑھ رہا تھا

یہ کون ہے پہلے تو کبھی نہیں دیکھا۔۔ جینی سوچ میں پڑھ گ ئی۔۔ وہ نوجوان فاتحہ پڑھ کر قبرستان سے نکل گیا۔۔۔ جینی مسکرا کر اسے دیکھتی رہی۔۔۔

***************_

باجی کچھ نہیں چلیں نا کچھ دن رہ لینا کافی دنوں سے چکر نہیں لگایا آپ نے اور میں نے شانی بھیا سے اجازت لے لی ہے۔۔۔

سبحان نجمہ کو آج اپنے ساتھ لے جانے پر تلا ہوا تھا

ٹھیک ہے چلیں گے میں تیار ہوتی ہوں تم بیٹھو۔

نجمہ یہ کہہ کر تیار ہونے چلی گ ئی۔۔

پہلے شانی کا کام ہو پھر اسے ہی بکرا بناؤں گی۔۔۔ شمو نے دو ہم رنگ کالی بلیوں کو مخصوص پانی پلاتے ہوئے دل میں سوچا۔۔اس کی نظر اب سبحان پر تھی۔۔۔

بلیوں کو پانی پلا کر اس نے پنجرے میں ڈال کر پنجرہ اپنی الماری میں رکھ دیا بلیاں بے ہوش ہو چکی تھی۔۔

کچھ دیر بعد نجمہ سبحان کے ساتھ میکی چلی گ ئی۔۔

***************_

شانی چلو میں تمہیں کچھ دکھانے لے چلتی ہو۔۔ شمو نے چادر اوڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ کہاں چلیں گے آپا میرا دل نہیں ہے؟۔۔۔ شانی نے پانی کا گلاس بھر کر پیا تھا۔۔

ارے چل تو آجا۔۔۔ شمو زبردستی اسے لے کر شنو کے گھر آگ ئی۔۔ خلاف توقع آج بدبو نہیں پھیلی ہوی تھی۔۔۔ شنو بھی صاف ستھری تھی۔۔ شمو شانی کو ایک سجے ہوے کمرے میں لے گ ئی۔۔اور چائے پلای۔۔۔چاے پی کر شانی کا سر چکرانے لگا۔۔۔۔

شنو مسکرا کر اس کے پاس گ ئی۔۔شانی بے خود سا ہو کر اسپر جھپٹ پڑا۔۔۔ شمو باہر بیٹھی اپنے کام پورا ہونے پر خوش تھی مگر اسے کیا معلوم کہ شیطان ہمیشہ اپنا بھلا کرتا ہے انسانوں کو استعمال کر کے وہ صرف اپنے کام کرواتا ہے۔۔۔

************_

شانی چارپای پر لیٹا گہری سوچ میں گم تھا۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسکے ساتھ کیا ہواہ۔اسے اپنے جسم پر عجیب بوجھ محسوس ہوتا۔۔۔ آپا نجمہ کب آرہی ہے کچھ بتایا تھا اس نے۔؟ شانی نے شمو سے پوچھا۔۔ نجمہ کو گے تین دن ہو چکی تھے

ہاں آجائے گی فکر مت کرو یہ لو کھانا کھا لو صبح سے بھوکے ہو۔۔

شمو نے کھانا اس کے آگے رکھا اور بیٹھ کر بچوں کے کپڑے بدلنے لگی

اپا اس دن آپ مجھے کیا د کھانے لے گ ئی۔ تھیں مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا

شانی نے روٹی کا نوالہ توڑ کر منہ میں ڈالا

شانی تمھں شاید چکر آ گے تھے اس لیے بے ہوش ہو گے تھ۔ میں تمہیں کچھ لوگوں کی مدد سے گھر لے آئی۔۔

شموں نے سفید جھوٹ بولا وہ جانتی تھی کہ شانی کو کچھ یاد نہیں۔۔۔

اچھا؟ شانی تاسف سے سر ہلا کر کھانے میں مگن ہو گیا۔۔۔

*************۔

جینی چارپای پر بیٹھ کر اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔۔ گورا جھونپڑی کی پچھلی طرف گ ئی تھی۔۔ بارشکا پانی وہاں کھڑا ہو گیا تھا وہ اس پانی کو صافکر رہی تھی۔۔ قبرستان میں اچانک وہی نوجوان داخل ہوا ۔۔اسی قبر کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا

جینی یک دم چونکی

کافی دیر وہ اسے دیکھتی رہی۔۔

وہ لڑکا فاتحہ پڑھ کر جونپڑی کے سامنے کھڑا ہو گیا

کوی ہے مجھے پانی پلادے گا؟؟ نوجوان کی آواز پر جینی ہوش میں آئی اور اسے اندر آنے کا کہا

لڑکا نظرں نیچی کر کے اندر چارپای پر بیٹھ گیا

جینی نے اسے پانی پلایا

آپ کا نام کیا ہے؟؟ جینی نے نزاکت سے خالی گلاس تھام کر پوچھا

سبحان نظریں بدستور نیچی تھیں۔۔ جینی نے مسکرا کر سر ہلایا

آہہ گلاس کے گرنے پر نوجوان نے نظر اٹھا کر جینی کو دیکھا جو ہاتھ پکڑے درد سے کراہ رہی تھی

جینی سے نظریں ملتے ہی سبحان بے خود ہو گیا

تھوڑی دیر بعد جینی نے رخ پھیرا اور گلاس کی کرچیاں ننے لگیں

معزرت میں چلتا ہوں

سبحان اٹھ کھڑا ہوا اور جھونپڑی سے نکل گیا۔۔

قبرستان سے نکل کر وہ پورا رستہ جینی کو سوچتا رہا۔۔آج سے پہلے کبھی کسی لڑکی کو دیکھ کر اس کے دل کو کچھ نہیں ہوا مگر جینی اس کے ہواسوں پر سوار ہو رہی تھی۔۔وہ کچھ دن پہلے ہی یہاں مدرسے میں پڑھانے آیا تھا۔۔قبرستان وہ اپنے استاد کی قبر پر فاتحہ پڑھنے آتا تھا ۔۔سبحان کچھ دیر مدرسے کے باہر کھڑا رہا پھر سر جھٹک کر اندر داخل ہو گیا

_*****************

گرمی نے زور پکڑ لیا تھا۔سورج کی کرنیں آگ برسا رہی تھیں۔

سبحان استاد جی کی قبر پر فاتحہ کرنے گیا تھا۔ جینی ہمیشہ کی طرح کھڑکی میں کھڑی ہو کر اسے نیہارنے میں مصروف تھی۔۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ اٹھ کر جونپڑی کے باہر کھڑا ہو گیا۔۔ جینی نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا جو اپنے اوزار صاف کر رہی تھی۔۔ پھر پانی کا گلاس بھر کر سبحان کے پاس پہنچی۔۔

سلام جی۔۔

جینی نے پانی کا گلاس آگے کرتے ہوے سلام کیا

وعلیکم سلام۔۔ سبحان نے پانی کا گلاس لیتے ہوے مسکرا کر کہا اور پاس پڑے سٹول پر بیٹھ کر تین سانسوں میں پانی پی لیا۔۔ کھانا کھا کر جائی یے گا۔۔

جینی نے شرما کر کھانے کی دعوت دی سبحان کچھ سوچ کر اندر داخل ہو گیا

اماں یہ سبحان ہیں۔۔۔ جینی نے گورا کو مخاطب کر کے کہا

جانتی ہوں جینی اسے بٹھا کر کھانا کھلاو مہمان ہے ہمارا یہ بہت خاص

گورا نے اوزاروں کو اپنی جگہ رکھتے ہوے ایک نظر سبحان کو دیکھ کر جینی کو ہدایت دی

جینی نے سبحان کے سامنے میز رکھ کر کھانا لگانا شروع کیا....

یہاں کیوں آتے ہو لڑکے۔۔؟ گورا نے سبحان کے پاس چارپائی پر بیٹھتے ہوے پوچھا

وہ وہ میرے استاد جی کی قبر ہے یہاں تو فاتحہ کے لیے آتا ہوں۔۔

سبحان نے جھجکتے ہوے جواب دیا

نکاح کرو گے جینی سے؟؟ گورا نے اسے نظروں کے حصار میں رکھتے ہوے پوچھا

سبحان اس سوال کے لیے تیار نہ تھا سو وہ بوکھلا گیا

جینی دور کھڑی اپنی ماں کی باتوں پر حیران ہو رہی تھی۔۔

مائی میں نہیں جانتا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے مگر میں جب سے جینی سے ملا ہوں

ایک عجیب سی بے چینی رہتی ہے مجھے جب تک یہاں کا چکر نہ لگا لوں سکون ہی

نہیں آتا۔۔میں جانتا ہوں آپ لوگ انسان نہیں ہیں ۔۔

سبحان نے نظریں جھکاے اپنے دل کی کیفیت بیان کی

ہاں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ میں تمہارا دماغ نہیں پڑ سکی تم میں کچھ تو بات ہے۔۔

گورا نے بھی مطمئن انداز میں کہا

اصل میں اللہ نے مجھے یہ خاصیت دی ہے کہ میں انسان اور غیر مرئی مخلوق میں فرق کر سکتا

ہوں مگر آپ میں کچھ الگ ہے جو میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔۔

سبحان نے پر سوچ انداز میں کہا

کھانا ٹھنڈا ہو چکا تھا جینی نے اٹھ کر کھانا دوبارہ گرم کیا سبحان نے خاموشی سے کھانا کھایا

بیٹا کل نکاح خواں اور گواہوں کو لے آنا نکاح کے لیے اسی میں میرے اللہ کی رضا ہے

مائی نے اسے اٹھتے ہوئے دیکھا تو کہا

جی۔۔ سبحان مختصر جواب دے کر باہر نکل گیا

جینی گہری سوچ میں گم برتن سمیٹنے لگی

_****************

#ماضی

صبح کی آذان پر اصغر کی آنکھ کھلی۔۔اٹھ کر وضو کرن کے بعد وہ مسجد چل پڑا۔۔ہمیشہ کی طرح راستے بھر میں ایک وجود اس کی حفاظت کرتا رہا۔۔اصغر انجان بنا ہوا چلتا رہا۔۔۔نماز کے بعد امام صاحب نے اسے اپنے پاس بلایا

اصغر کیا تم ابھی بھی کسی فیصلے پر نہیں پہنچے ؟؟امام صاحب کی بات پر اصغر نے گہرا سانس چھوڑا

میں تیار ہوں امام صاحب میری وجہ سے اگر وہ مسلمان ہوتی ہے تو مجھے خوشی ہو گی مگر میں اس لیے پریشان ہوں کہ وہ ایک جن زادی ہے اس کے ساتھ شادی کرنے کے بعد ہماری زندگی عام انسانوں جیسی نہیں ہو گی۔۔۔کیسے کر پاؤں گا میں سب۔۔۔ اصغر نے اپنا خدشہ بیان کیا

امام صاحب نے مسکرا کر اسے تھپکی دی

میرے بچے تم بے فکر رہو وہ انسانوں کی طرح ہی جیے گی۔۔۔بس تم اللہ پر بھروسہ رکھو آج شام ہی نکاح ہے۔۔۔

اصغر مسکرا کر رہ گیا۔۔پچھلے کچھ عرصے سے ایک جن زاری اس پر عاشق ہو چکی تھی جو اس سے نکاح کر کے مسلمان ہونا چاہتی تھی اور عام انسانوں کی طرح رہنا چاہتی تھی۔۔اصغر نے امام صاحب کے کہنے پر شام میں نکاح کی تیاری شروع کر دی

امم صاحب نے کچھ لوگوں کی موجودگی میں نکاح پڑھوایا اور اس طرح سنبھل جن زادی اپنی دنیا کو خیر آباد کہہ کر اصغر کے بیوی بن گئی۔۔

وہ دونو وعام انسانوں کی طرح زندگی گزارنے لگے تھے۔۔ان کے تین بچے ہوئے ۔۔پہلا بیٹا ہریرہ دوسرا شاہنواز اور تیسری بیٹی جویریہ تھی۔۔

سنبھل کے قبیلے والے اس کو بہت تلاش کرتے رہے مگر امام صاحب نے سنبھل کو محفوظ کر دیا تھا۔۔۔

_************

اندھیرے کمرے میں وہ بوڑھا مسلسل آنکھیں بند کیے کچھ بڑبڑا رہا تھا۔۔اردگرد سخت بدبو پھیلی ہوی تھی۔۔اچانک اس نے آنکھیں کھولیں سامنے ایک سایہ ادب سے کھڑا تھا

پتا چلا اس کا کچھ ؟؟بوڑھے نے سایے سے گرج کر پوچھا۔۔

آقا وہ کہیں نہیں مل رہی۔۔۔بہت ڈھونڈا ہے بس اتنا پتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گی ہے اور شادی کر چکی ہے

سایے نے ادب سے کہا

دس سالوں سے بس یہی سن رہا ہوں اس کا سراغ ڈھونڈو۔۔۔

بوڑھے نے غصے سے گرج کر کہا۔۔۔اس کی لال آنکھیں مزید لال ہو گئی تھیں۔۔سایے نے اسکو سجدہ کیا اور غائب ہو گیا

بوڑھے نے پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔۔کچھ دیر بڑبڑانے کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں خوشی سے اس کا ہرہ چمکا تھا۔۔جیسے اسے اس کی قیمتی گمشدہ چیز مل گئی ہو۔۔

سایہ دوبارہ نمودار ہوا۔۔۔اس امام مسجد کو مار ڈالو سارا کیا دھرا اسی کا ہے۔۔

بوڑھے نے سایے کو حکم دیا اور اٹھ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

آپ ہر وقت اکیلے ہی لگے رہتے ہیں مجھے کب سکھا رہے ہیں اپنا جادو۔۔۔

شہناز نے اس بوڑھے کو کمرے سے نکلتے دیکھا تو اس سے چپکتے ہوئے کہا

میری جان بتایا تو ہے میں جب تک زندہ ہوں میرا جادو مجھ تک ہی رہے گا مرتے وقت تمہیں سونپ دوں گا۔۔۔

بوڑھے نے شنو کے گال تھپکاتے ہوئے پیار سے کہا

آپ کیوں مریں مریں آپ کے دشمن۔۔ شہناز نے منہ بسور کر کہا

شمیم کہاں ہے؟؟ بوڑھے نے چارپائی پر ڈھیر ہوتے کہا گئی ہے وہ ہریرہ سے ملنے آتی ہو گی۔۔میں تو کہتی ہوں کروا دو شادی اس کی ورنہ کوی کانڈ نہ کر دے

شہناز نے پانی کا گلاس بھرتے ہوئے کہا

ہم جب تک سنبھل نہیں مل جاتی تب تک ایسا کچھ مت سوچنا ورنہ عمل الٹا ہو جائے گا۔۔۔

بوڑھے نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

اچانک ایک جھٹکا کھا کر وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔ شہناز چلو میرے ساتھ۔۔۔کہاں؟؟ شہناز نے چونک کر پوچھا

چلو چلو میرے ساتھ سنبھل کا معلوم پڑا ہے۔۔ کمینی نے میری آنکھوں میں دھول جھونکی مس

کیسے پہچان نہ سکا اسے۔۔۔

بوڑھا غصے سے گھر سے نکل گیا۔۔۔۔

_***********

سنبھل سنبھل۔۔ اصغر بوکھلایا ہوا گھر میں گھسا

کیا ہوا اصغر؟؟ سنبھل ہاتھ پونچھتی تیزی سے باہر آئی۔۔ سنبھل امام صاحب کو کسی نے مار ڈالا

تمہارا حصار ٹوٹ گیا۔۔ وہ آتا ہو گا جلدی نکلو یہاں سے۔۔۔۔

اصغر نے سنبھل کا ہاتھ پکڑ کر کہا

اصغر یہ سب نا

ممکن ہے اب ہم چھپ نہیں سکتے میں کیا کرو اب اللہ۔۔۔

سنبھل نے ماتھے کا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا

تبھی گھر کا دروازہ زوردار دھماکے سے کھلا اور وہ بوڑھا اور شہناز اندر داخل ہوئے

کیا سمجھی تھے نہیں ڈھونڈ پاؤں گا۔۔ دس سال دس سال میں نے تپسیہ کی اور آج

دیکھ کیسے تجھ تک پہنچ گیا میں۔۔۔

بوڑھے نے سنبھل کو خونخوار آنکھوں سے گھور کر کہا

تیری ہمت کیسے ہوئے میرے گھر میں گھسنے کی ہاں؟؟

سنبھل نے اصغر کو کونے میں کر کے اس کے برابر آ کر غصے سے کہا۔۔

ہاہاہا بوڑھے نے قہقہا لگایا اور سنبھل کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

آہہہ

ایک جھٹکے سے بوڑھا دور جا گرا۔۔ عالی جاہ۔۔ شہناز نے بڑھ کر بوڑھے کو پکڑا

میں مسلمان ہوں اللہ کا کلام پڑھتے ہوں اتنی آسانی سے تو مجھے نہیں مار سکتا..

سنبھل نے غصے سے بھنکارتے ہوے کہا وہ طاقت میں بوڑھے سے کم تھے مگر اس کے حوصلے بلند تھے

تیرے سارے خاندان نے میری غلامی کی ہے اور تو چاہتی ہے کہ میں تجھے بخش دوں؟ بوڑھے نے اٹھ کر غصے سے کہا

شور سن کر جویریہ باہر پہنچ گئی تھی۔۔۔ جویریہ میں ایک خوبی تھی کہ وہ آنکھوں سے کسی کو بھی اپنا بنا سکتی تھی۔۔ ہریرہ میں باپ کی خصوصیات تھی اس لیے وہ عام انسان زیادہ اور جن کم تھا۔۔ مگر شاہنواز میں اپنے ننھیال کی خصوصیات تھیں۔۔۔ وہ پورا جن تھا ۔۔ جویریہ نے اپنے باپ کو دیکھا جو ایک کونے میں بیٹھا اللہ سے دعا مانگ رہا تھا ساتھ رو رہا تھا۔۔۔

سنبھل پر بوڑھے کا ہر وار الٹا پڑتا۔۔ ادھر بوڑھے کے تمام شیطان جن گھر کے اندر داخل نہیں ہو پا رہے تھے کیوں کہ یہ گھر قرآنی آیات کے حصار میں تھا۔۔

بوڑھے نے ایک چال چلی۔۔ شہناز کو اشارہ کر کے وہ کچھ بڑھنے لگا۔۔۔ شہناز نے اشارہ سمجھتے ہوئے چھلانگ لگای اور سنبھل کو پکڑ لیا۔۔ سنبھل کا دھیان بٹا اور وہ شہناز کی طرف متوجہ ہو گ ئی۔۔

بوڑھے کو اپنے علم کے مطابق صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ سنبھل کو مار نہیں سکتا اس لیے اس نے کچھ بڑھ کر سنبھل کی طرف پھونک ماری سنبھل اسی وقت ایک بلی کی شکل اختیار کر گ ئی۔۔ اور اس کی روح بوڑھے کے قبضے میں آ گ ئی۔۔

اماں اماں جویرہ اور اصغر بھاگ کر باہر پہنچے۔۔۔ بوڑھے نے جویریہ کو پھونک مار کر ایک بلی کی شکل میں ڈھال دیا اور اصغر کے دل کے مقام پر اس زور سے ہاتھ مارا کہ اس کی دھڑکن وہیں رک گ ئی اور وہ سیکنڈوں میں ڈھیر ہو گیا

...یہ منظر گھر میں داخل ہوتے شاہنواز اور ہریرہ نے دیکھ لیا تھا۔۔

ہریرہ بھاگ کر اصغر کی لاش کے پاس گیا

شاہنواز نے بوڑھے کے سر پر ایک زوردار مکہ مارا۔۔۔ وہ انسان ایک طاقتور جن کے اس حملے کے لیے تیار نہ تھا اس لیے زمین پر گر گیا

شاہنواز نے۔ آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ایک تمانچہ رسید کیا مگر بوڑھے نے اس سے پہلے اس پر پھونک ماری اور وہ بے ہوش ہو کر گر گیا ہریرہ جب شاہنواز تک پہنچا بوڑھے نے اسے بھی بے

ہوش کر دیا۔۔۔ بوڑھے کے ناک اور کان سے خون کی دھاریں ذہہ رہی تھی۔۔وہ زمین پر گرا لمبی لمبی سانسیں لینے لگا۔۔شہناز بھگ کر اس تک پہنچی۔

شہناز بھاگ کر بوڑھے کے پاس پہنچی۔ عالی جاہ۔آنکھیں کھولیں۔میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔

شہنازروتے ہوئے بوڑھے کو جھنجھوڑ رہی تھی۔

ش شن شنو۔۔۔ہ ہمت ک کروم میرا ووقت پ پوراہو گ گیاہ ہے م میں اپنا جادو ت تمہیں س سونپتا ہوں آ گے ت تم سمجھدار ہو۔ اا پنا خیال رکھنا۔۔

بوڑھے نے بمشکل اپنی بات مکمل کی۔

نہیں عالی جاہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی ایسا مت کہیں۔۔شنو نے روتے ہوے نفی کی۔۔

بوڑھانے مسکرا کر شمو کو آخری بار دیکھا اور بے سدھ ہو گیا ..اس کے جسم سے حشرات نکل کر شنو کے جسم میں سما گے۔۔۔

عالی جاہ۔۔۔ شنو پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔آخر وہ شوہر تھا اس کا۔۔۔۔بہت چاہتی تھی شنو اسے۔۔۔

وہ گھر جہاں اصغر اور سنبھل کی یادیں بسی تھی۔۔اس وقت جنگ کا میدان تھا جہاں خون اور لاشیں ہی لاشیں تھی۔لاشوں کے بیچ شنو بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔ مگر حیرت اس بات پر تھی کہ

اس گھر سے باہر کسی قسم کی کوی آواز تک نہ گ ئی تھی۔۔ سنبھل نے اپنے گھر پر سخت حصار قائم کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس گھر میں غیر مرئی مخلوق نہیں داخل نہیں ہو سکتی تھیں۔۔۔اسی لیے بوڑھا اپنے موکل بلانے سے قاصر رہا۔۔ سنبھل جب تک زندہ رہے گی تب تک یہ حصار قائم رہے گا اور سنبھل کو مارنا آسان نہ تھا اسی لیے بوڑھے نے اسے اور جاویریہ کو قید کر دیا تھا۔۔۔

شنو کچھ دیر بعد خود کو سنبھال کر اٹھی۔۔۔اس نے سب سے پہلے بلیوں کو اٹھا کر پنجرے میں ڈالا ۔۔وہیں صحن میں ایک گھڑا کھود کر بوڑھے اور اصغر کی لاشوں کو دفنا دیا۔۔۔شانی (شاہنواز) اور ہریرہ کو اپنے اپنے کمروں میں بستر میں ڈال دیا اور ان پر جادو پھونک دیا جس سے وہ دونوں بھول گے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔۔اب صرف وہ اتنا یاد رکھ سکتے تھے کہ وہ دونوں عام انسان ہیں اور ان کے والدین بچپن میں ہی فوت ہو گے تھے۔۔۔۔

شنو نے بلیو والا پنجرہ اٹھایا اور گھر سے نکل گ ئی۔۔۔

_**************

مجھے ساجن کے گھر جانا ہے۔۔۔

مجھے ساجن کے گھر جانا ہے۔۔۔۔.

شمیم (شمو) شیشے کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی۔ساتھ ہی گنگنا بھی رہی تھی۔۔وہ غالباً کافی خوش تھی کیوں کہ وہ ہریرہ سے مل کر آ رہی تھی۔۔

شنو گھر میں داخل ہوئی تو شمو کو یوں اچھلتے دیکھ کر گھر کر رہ گئی۔

آپا یہ بلیاں کیوں لائی ہیں۔۔ شمو نے اس کی گھوری نظر انداز کرتے ہوئے بلیوں کے متعلق سوال کیا

شنو جواب دیے بغیر بوڑھے کے کمرے میں چلی گئی۔۔ وہاں سامان سے ایک بوتل نکالی ۔۔ یہ ایک عجیب بدبو دار پانی تھا۔۔ شنو کو بدبو سونگ کر ابکائی آنے لگی۔۔ خیر جیسے تیسے وہ پانی بلیوں کو پلا دیا

بلیاں پانی پیتے ہی بے ہوش ہو گئیں۔۔۔

شنو نے پنجرہ ایکطرف رکھا اور کچھ بڑبڑانے لگی۔۔۔ اس نے کوئی عمل کر کے سنبھل اور جویریہ کی روحوں کو قبرستان میں قید کر دیا اور پھر وہ باہر چلی گئی۔۔۔

***************۔

آج شمو اور ہریرہ کی شادی تھی۔۔ شنم نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا کہ کیسے بوڑھے کی موت ہوی ۔۔ اور سنبھل اور جینی کو قید کر دیا۔۔ شمو یہ جان کر بہت حیران ہوی کہ ہریرہ ایک جن ہے مگر شانی کے مقابلے میں وہ کم طاقتور ہے۔۔

شادی کے چھ سال تک سب ٹھیک رہا۔۔ شمو اور ہریرہ کے دو بچے ہو چکے تھے چنی اور منو۔۔۔۔

مگر ایک دن ہریرہ جب گھر لوٹا تو شمو کچن میں تھی۔۔ ہذیرہ کمرے میں گیا۔۔ چینج کر کے بیٹھا تو اس کی نظر اس الماری پڑی جو شمو نے ہمیشہ اپنے کام میں لای تھی اور ہمیشہ اس پر تالا لگا رہتا تھا

وہ الماری کھلی ہوئی تھی۔۔ ہریرہ نے شرارت سے الماری کھولی مگر سامنے دو بلیوں کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا۔۔ پانے نہ ملنے پر وہ بلیاں ہوش میں تھیں۔۔ جناتی زبان میں سنبھل نے ہریرہ کو سب کچھ یاد کروا دیا۔۔ ہریرہ کے سامنے وہ منظر گھوم گیا جب وہ گھر آیا تھا اور اصغر کی لاش ان کی منتظر تھی۔۔۔

غصے سے اس کا برا حال ہونے کو تھا جب اچانک شنو وہاں نمودار ہوئی اور بغیر اسے سنبھلنے کا موقع دیے اس کا سر دھڑ سے الگ کر دیا۔۔۔

۔۔۔ شنو نے جادو کے ذریعے ہریرہ کی لاش کو جنگل کے سامنے پہنچا دیا۔۔۔

لوگوں نے جب ایک لاش کو دیکھا تو شور مچا دیا پھر کسی طرح ہریرہ کی لاش گھر پہنچی۔۔ سب نے یہی سمجھا کہ کسی جنگلی جانور نے ہریرہ کو پھاڑ ڈالا ہے۔۔۔ مگر حقیقت شنو کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ شمو اپنے شوہر کے موت سے ٹوٹ چکی تھی۔۔ کہنے کو شنو اسکی سگی بہن تھی مگر شنو کو طاقت کے نشے میں اور کچھ نظر ہی نہیں آرہا تھا۔ شمو اپنی بہن کی حقیقت سے لاعلم اس کو اپنے دکھ سکھ کا ساتھی سمجھتی رہی۔۔۔ اور آخر شنو نے اسے اپنے رنگ میں ڈھال لیا اور اس کے دل میں بھی شیطانیت بھر دی۔۔ کہتے ہیں خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔۔۔ یہی کچھ شمو کے ساتھ بھی ہوا صحبت کے اثر سے وہ بھی ایک شیطان ہی بن چکی تھی۔ مگر وہ لاعلم تھی کہ شنو اسے اپنے مطلب کے لیے استعمال کر رہی ہے۔۔۔

شانی کسی کام سے دوسرے محلے گیا تو بھولے بھٹکے سے وہاں کی مسجد میں جا پہنچا۔۔۔ مسجد کے امام نے اسے اندر بلایا کھانا کھلایا اور نماز پڑھای۔۔ کتنے عرصے بعد وہ مسجد میں داخل ہوا تھا۔۔۔اس پر جو جادو شنو نے کیا تھا وہ تھوڑا کم ہوا تو اس کے دماغ میں ماضی کی کچھ باتیں آنے لگیں۔۔۔امام صاحب نے شانی میں کچھ الگ محسوس کیا تھا۔۔۔انہوں نے نماز کے بعد پڑھائی کی تو انہیں معلوم ہوا کہ شانی انان نہیں بلکہ ایک جن زادی کی اولاد ہے اور اس کا ماضی بہت بھیانک ہے۔۔۔امام صاحب نے شانی کو کچھ دن اپنے گھر رکھا۔۔ جہاں شانی نے امام صاحب کی بیٹی نجمہ کو دیکھ لیا اور وہیں دل ہار بیٹھا۔۔امام صاحب اس کی کیفیت کو سمجھ چکے تھے سو سادگی سے نکاح کر دیا اور اپنی بیٹی رخصت کر دی۔۔۔انہیں اشارہ مل چکا تھا کہ نجمہ کو شانی کی زندگی میں داخل کرنے کا ایک مقصد ہے۔۔اس لیے امام صاحب نے اللہکی طرف سے اشارے پر سر تسلیم خم کیا۔۔۔۔۔۔۔

_*************

#حال

ابا حضور جیسا آپ نے کہا میں نے ویسا ہی کیا ہے آج نکاح ہے میں چاہتا ہوں نکاح آپ ہی پڑھائیں۔۔۔

سبحان نے اپنے باپ امام صاحب کے سامنے ادب سے کہا

بیٹامیرا جانامشکل ہے تم میرے دوست کولے جاؤ جودوسری مسجد کے امام ہیں۔۔اللہ بہتر کرے گا۔۔۔ مگر یاد رکھنا وہ روح ہے اس لیے تم صرف اسے دیکھ ہی سکتے ہو۔۔۔چھونہیں پاؤ گے اس لیے نکاح کر کے لوٹ آنا۔۔۔ امام صاحب نے سبحان کو تنبیہ کی اور آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گے۔۔۔۔

سبحان سر ہلاتاہوانکاح کی تیاریوں میں لگ گیا۔۔۔۔

جینی خوب سجی ہوی تھی۔۔آج اس کا نکاح تھا۔۔لال جوڑاپہن کراس نے خودسے ہی کچھ نہ کچھ میک اپ کیاہواتھا۔۔گوراا س کی بلائیں لیتی نہ تھکتی تھی۔۔وہ اسطرح اپنی بیٹی کو بیاہنا نہیں چاہتی تھی مگر حالات ایسے تھے کہ یہ نکاح ضروری بھی بہت تھا۔۔۔کیوں کہ نکاح کے بعد شنو کا جادو کم ہوتا جاتا ۔۔۔۔

سبحان کچھ لوگوں کے ساتھ نکاح کے لیے داخل ہوا۔۔۔ جینی جلدی سے گھونگٹ کرکے بیٹھ گ ئی۔۔نکاح کرتے ہوے ۔۔اچانک شدید آندھی چلنے لگی۔۔۔ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ابھی جھونپڑی اڑ جائے گی۔۔۔گواہ گھبرا کر اٹھنے لگے۔۔سبحان نے سب کو پرسکون کیا اور مولوی کو نکاح شروع کرنے کا کہا۔۔۔ابھی مولوی صاحب نے خطبہ مکمل کیا ہی تھا کہ باہر سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آنے لگیں ایسالگ رہاتھا سینکڑوں کتے جھونپڑی کے گرد کھڑے بھونک رہے ہوں۔۔۔*گوراپریشان سی اللہ سے دعائیں کر رہی تھی۔۔۔کتوں کے بھونکنے کی آوازیں بند ہو گ ئی۔۔ماحول میں

گہرا سکوت چھا گیا۔۔اچانک گھر کے کونوں سے بڑے بڑے سانپ نکلنے لگے۔۔ سبحان نے جلدی سے سب کے گرد ایک حصار کھینچ لیا۔۔سب لوگ گھبراہٹ میں ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔۔ سبحان نے مولوی کو نکاح شروع کرنے کا بولا۔۔ مولوی صاحب نے جلدی جلدی نکاح پڑھوایا۔۔ بلآخر نکاح ہو گیا اور سب سانپ غائب ہو گے۔۔۔ گورا نے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔ نکاح ہوتے ہے تمام گواہ بھاگ کر باہر نکل گے۔۔ مولوی صاحب بھی معزرت کرتے نکل گے۔۔۔ سبحان نے جینی کو نکاح کی مبارکباد دی اور اجازت چاہی۔۔ * بیٹا تم ہمارا سہارا ہو خدارا کچھ کرو کیوں کہ اب اور میں یہاں نہیں رہ سکتی مجھے اپنے شانی کی پاس جانا ہے۔۔۔ گورا نے سبحان کو دلاسہ دیے ہوے نم آنکھوں سے کہا۔۔ ماں جی آپ بے فکر رہیں ہم منزل کے بہت قریب ہیں آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔۔۔ سبحان ان کو تسلی دے کر لوٹ آیا۔۔۔

_**********************

آہھھہ ستیاناس سارے کیے کرائے پر پنی پھیر دیا۔۔۔ شنو کمرے میں بیٹھی غصے سے چیخی۔۔ وہ کب سے نکاح کو روکنے کی مگر سبحان کوئی عام انسان نہیں تھا۔۔۔اللہ کا کلام پڑھنے والے ہر مشکل سے نکل جاتے ہیں۔۔۔۔ مجھے شمو سے ہی کچھ کروانا پڑے گا۔۔۔ شنو نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔ شمو کو وہ اپنے مہرے کے طور پر استعمال کر رہی تھی اور وقت آنے پر وہ اسے بھی راستے سے ہٹا دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

گرمی کی حدت بڑھ رہی تھی۔۔۔ سورج آگ برسا رہا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔۔ سب لوگ گھروں میں پنکھے لگا کر آرام کرنے میں مصروف تھے۔۔

شانی آپ ٹھیک تو ہیں نا؟؟

نجمہ نے شانی کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔ وہ دیکھ رہی تھی شانی کچھ دنوں سے بہت خاموش ہے گہری سوچوں میں غرق ہوتا ہے مانو کسی اور دنیا میں چلا گیا ہو۔۔

ہمم ٹھیک ہوں۔۔۔ شانی چھت کو گھورتے ہوئے مختصر سا جواب دیا

آجکل بہت خاموش رہتے ہیں آپ مجھے بتائیں کیا پریشانی ہے؟؟

نجمہ نے اصرار کیا کہ وہ بتائے

نجو میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔ شانی ایک دم اٹھ کر بیٹھ گیا اور نجمہ کے ہاتھ پکڑ کر سہمے سے لہجے میں بولا

کیا ہوا بتائیں ۔۔ نجمہ نے مزید پریشان ہوتے ہوئے پوچھا

نجو مجھے بہت عجیب سا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی میرے آس پاس ہو۔۔۔ اکثر میں اپنے آپ میں موجود ہی نہیں ہوتا۔۔ شانی نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا

کون محسوس ہوتا ہے بتائیں ساری بات بتائیں

نجمہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تبھی اس نے پوری بات سننے کا فیصلہ کیا

نجواس دن جب تم میکے گ ئی تھی نا تو آپا مجھے کہیں لے گ ئی یں تھیں وہاں ایک عورت کے پاس میں بیٹھا تھا اس کے بعد مجھے کچھ ہوش نہیں آج تک یاد نہیں آتا کہ وہاں کیا ہوا تھا مگر مجھے اپنا آپ بہت گندا لگتا ہے میرے دماغ پر بہت بوجھ رہتا ہے ۔۔۔

شانی نے نجو کے ہاتھ چھوڑ دیے اور ایک کونے میں بیٹھ گیا۔۔۔

شانی آپ نماز پڑھیں قرآن کی تلاوت کریں یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں۔۔ چلیں ابھی ظہر پڑھیں

نجمہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیت الخلا ٦ کی طرف بھیجا وہ معاملہ سمجھ گ ئی تھی اب اسے اپنے ابا حضور سے اس بارے میں بات کرنی تھی۔۔۔

شانی نے بے دلی سے نماز پڑھی تھ۔اس کا دل نہیں لگ رہا تھا نماز میں۔۔ نجمہ نے جائے نماز اس سے لے کر قرآن دیا ۔۔

نجمہ پلیز میں سونے لگا ہوں ابھی نہیں

شانی نے بے زاری سے کہا

شانی قرآن پڑھ لیں سکون ملے گا سونے کے لیے بہت وقت ہے

نجمہ نے پیار سے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا

بولا نا نہیں تو بس نہیں سنا نہیں تم نے

شانی غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک کر بستر پر ڈھیر ہو گیا

نجمہ اس کے رویے پر مزید پریشان ہو گ ئی۔۔

-***************

آپا خیریت ہے نا کیوں بلایا

۔شمو اس وقت شنو کے بلاوے پر اس کے گھر آئی ہوی تھی

شمو یہ پڑیا لے جا ان بلیوں کو کھلا دینا اور ہاں شانی کو مسلسل وہ راکھ کھلاتی رہنا تا کہ بچہ ہونے تک وہ

پلید ہی رہے ایسے وہ بچہ شیطان کو مزید طاقت ور بنائے گا اور میرا کام بھی ہوتا رہے گا

شنو نے پڑیا تھما کر ساری بات بتائی اور اپنے کام میں لگ گ ئی۔۔۔

بدبو کے بھبوکے شمو کو مزید بیٹھنے نہیں دے رہے تھے سو وہ اٹھی اور باہر نکل کر ہی دم لیا۔۔۔

نجانے کس مصیبت میں پھنس گ ئی ہوں جان ہی نہیں چھوٹ رہی۔۔۔

شمو نے اکتا کر پڑیا کو دیکھا اور دوپٹے میں باندھنے لگی۔۔۔

شمو جب گھر پہنچی تو تین بج رہے تھے۔۔ منی اور سنی سکول سے ابھی تک نہیں لوٹے تھے۔۔ شمو

پانی پی کر چارپائی پر آرام کی غرض سے لیٹ گ ئی۔۔ گرمی اتنی تھی کہ پنکھے بھی

آگ پھینک رہے تھے۔۔ ابھی اسے لیٹے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ کوئی زور زور سے

دروازہ پیٹنے لگا۔۔

ارے آرہی ہوں کون مر گیا ہے۔۔۔۔ شمو چادر درست کرتی باہر نکلی دروازہ پیٹنے والا شاید پاگل ہو چکا تھا اس سے پہلے کہ دروازہ ٹوٹتا شمو نے جھٹ دروازہ کھولا

ارے کیا ہے کیوں سب جمع ہو؟؟؟ گھر کے باہر سارے محلے کو جمع دیکھ کر شمو نے حیرت سے پوچھا

اری شمو دیکھ یہ تیرے ہی بچے ہیں نا کیا حال ہو گیا ہے ؟؟؟۔

ایک مرد نے زمین پر پڑی منی اور سنی کی لاشوں کو دیکھ کر کہا

شمو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اس حال میں دیکھ کر ساکت رہ گئی۔۔

یہ یہ ک کیا ہو گیا۔۔ می میرے بچے۔۔۔۔۔ شمو ہوش میں آتے ہے بھاگ کر بچوں کے بے جان جسموں کو چھو کر بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔ شانی بھی شور سن کر باہر آیا تو ایک لمحے کو ساکت ہو گیا۔۔۔

کسی جنگلی جانور نے پھاڑ دیا انہیں۔۔ بے چاری شوہر کے بعد بچوں کے سہارے جی رہی تھی۔۔۔

لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے مگر شمو سب سے بے گانہ ہو کر بے ہوش ہو گئی۔۔

دور کہیں شیطان کھڑا قہقہے لگانے میں مصرف تھا۔۔۔

_*****************

میرے سرکار جیسا آپ نے بولا تھا ویسا ہی ہوا ہے اب میرے بچے کی بھی بلی قبول کریں۔۔۔

شنو نے شیطانی کھوپڑی کے آگے ماتھا ٹیک کر کہا اور وہی سایہ نمودار ہوا پیٹ چاک کرتے وقت شنو کی دل دہلا دینے والی چیخیں آسمان پر تھیں۔۔ تکلیف اس کے بس سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔۔

اس کے پیٹ میں چھ ماہ کا بچہ تھا جو کہ شانی کا تھا سایے کو بچہ نکالنے میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔۔۔ آخر شنو درد سے بے ہوش ہو گ ئی۔۔ سایے نے کھینچ کر بچہ باہر نکالا اسکے ساتھ ہی خون کے فوارے پھوٹے۔۔۔لیپ لگا کر وہ بچے سمیت غائب ہو گیا۔۔اور شنو کا پیٹ پہلے جیسا ہو گیا

کھوپڑی میں سے خوفناک قہقہے ماحول کو پراسرار بنانے کے لیے کافی تھے۔۔۔ شیطان ہمیشہ کی طرح انسانوں کا استعمال کر کے طاقتور ہو رہا تھا۔۔اس نے شنو سے شمو کے بچوں کی بلی مانگی تھی شنو نے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے جنون میں ان معصوموں کو اپنے موکلوں کی مدد سے مار ڈالا۔۔۔ چونکہ سنی اور منی ہریرہ کے بچے تھے جو کہ ایک جن زاد تھے ان میں کافی ایسی طاقتیں تھی جو شیطان لینا چاہتا تھا اس لیے ان معصوموں کو بلی چڑھا دیا

شیطان شنو کو استعمال کر رہا تھا اور شنو اپنی بہن شمو کو استعمال کر رہی تھی

شمو کو سزا کے طور پر شوہر اور پھر بچوں سے ہاتھ دھونے پڑے اب باری تھی شنو کی ۔۔۔ برائی ایک دن ختم ہو جاتی ہے اس لیے اب اللہ کا عزاب شنو پر نازل ہونے کا منتظر تھا۔۔۔

آج صبح سے ہی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔۔ گرمی کا زور ٹوٹا تھا موسم کافی خوشگوار ہو چکا تھا۔ شمو صحن میں گم سم سی بیٹھی غیر مرعی نقطے کو گھور رہی تھی۔۔اس کا دماغ بار بار یہ اشارہ دے رہا تھا کہ اس کے شوہر اور بچوں کی موت اتفاقاً نہیں ہے کیوں کہ ان سب کی لاش جنگل کے پاس سے ملی ہے

اور سر دھڑ سے جدا ہے۔۔ شمو تین دن سے بلکل خاموش بیٹھی رہتی نہ روتی نہ کسی سے بات کرتی اسے بہت گہرا صدمہ لگا تھا۔۔۔ابھی تو اسے ایک اور صدمہ لگنا تھا جو بہت شدید تھا۔۔۔

الماری میں بند بلیاں مسلسل پنجرے سے باہر نکلنے کی کوشش میں تھیں۔۔۔ شمو نے تین دن سے انہیں وہ پانی نہیں پلایا تھا جس کی وجہ سے گورا اور جینی کی طاقتیں واپس آ رہی تھیں مزید دو دن اگر وہ پانی بلیوں کو نہ دیا جاتا تو ان کی طاقتیں بحال ہو جاتیں مگر ان کی روحوں اور جسموں کو ملانے کے لیے باقاعدہ عمل کرنا پڑتا جو کوی عامل یا پھر شنو ہی کر سکتے ہیں۔۔۔

جینی دیکھ میں نے سامان باندھ لیا ہے اب چل اور اس قبرستان میں نہیں رکیں گے۔۔۔

گورا نے سامان کی پنڈوکلی اٹھای اور جین کا ہاتھ پکڑ لیا

اماں سبحان کو بتایا؟؟ جینی ماں کے ساتھ تقریباً گھسیٹتی ہوی چل رہی تھی۔۔

ہاں وہ باہر انتظار کر رہا ہے۔۔ گورا نے چادر درست کرتے ہوے جواب دیا

جینی نے بھی جلدی سے دوپٹہ درست کیا اور ماں کے ساتھ قبرستان کے باہر آ گ ئی۔۔ سبحان باہر ایک گاڑی میں ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔

وہ دونوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھیں اور گاڑی زن سے آگے بڑھ گ ئی۔۔

گورا نے سبحان کو صرف اتنا بتایا کہ ان کی طاقتیں لوٹ آئی ہیں مگر وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس کا جسم کہاں ہے۔؟ کیوں کہ وہ بلیاں جب ہوش میں ہوتیں تو وہاں

سب کچھ دیکھتی سنتی تھی مگر جسم کا روح سے کنیکشن نہ ہونے کی وجہ سے گوراکو معلوم نہیں تھا کہ ان کا جسم کہاں قید ہے۔۔

سبحان نے کرائے پر ایک گھر لے کر ان دونوں کو وہاں ٹھہرایا اور خود اپنے والد کے پاس پہنچا۔۔تاکہ مزید مدد حاصل کع سکے۔۔

_***************

شنو کو جب ہوش آیا تو وہ اپنے بستر پر تھی۔۔۔اس کا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔۔پیٹ کے اندر شدید تکلیف تھی۔۔۔ایسا لگتا تھا جیسے اندر سے سب کچھ کاٹ دیا ہو۔۔وہ عزاپ میں مبتلا تھی۔۔درد سے بے بس ہو کر وہ ڈھے گ ئی۔۔

کیا کروں میں؟ بدلے کی آگ میں اتنی خود غرض ہو گ ئی کہ خود کو فنا کر دیا ہے میں نے۔۔ شنو نے بے بسی سے روتے ہوے کہا۔۔

کوی منتر پڑھ کر اس نے اپنے موکل کو بلایا اور کھانے کو کچھ لانے کو کہا

کچھ ہی دیر میں کھانا اس کے سامنے تھا اس نے لیٹے لیٹے ہی تھوڑا سا کھایا کیوں کہ اٹھ کر بیٹھنے کی طاقت نہں تھی اس میں۔۔۔

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اس نے اٹھ کر اپنے روز کے منتر پڑھنے شروع کیے کیوں کہ اسے اب اگلے اور آخری شکار کی طرف جانا تھا جو کہ سبحان تھا۔۔۔۔

_*******************

سبحان سید ھا اپنے والد کے حجرے میں پہنچا

سلام دعا کے بعد اس نے گورا اور جینی کی طاقتیں لوٹ آنے کے متعلق سب تفصیلات بتائی ہیں۔۔۔

امام صاحب سوچ میں پڑھ گے۔۔۔ تبھی فون کی گھنٹی بجی امام صاحب نے چونک کر موبائی ل دیکھا تو نجمہ کی کال تھی۔۔

نجمہ بہت پریشان تھی۔۔ کچھ دنوں سے مسلسل شانی اسپر غصہ کر رہا تھا نہ ہی نماز پڑھتا اور نا ہی قرآن پڑھتا۔۔ نجمہ نے اسے بہلا پھسلا کر امام صاحب کے پاس لے جانا چاہا مگر وہ غصے سے اسے جھڑک دیتا تنگ آکر اسنے امام صاحب کو کال ملائی۔۔ امام صاحب نے اسے تسلی دی اور کل وہاں آنے کا کہہ کر کال کاٹ دی۔۔۔

امام صاحب کافی پریشان ہو چکے تھے۔۔ان کے دونوں بچے کافی مشکل میں تھی۔۔انہوں نے اپنے شیخ صاحب سے مدد لینے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔

_*****************

شمو چارپائی پر لیٹی اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔کچھ ہی دنوں میں اسکی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔۔نہ کھاتی پیتی تھی نہ بات کرتی تھی۔۔اولاد کا صدمہ ہر صدمے سے بڑا ہوتا ہے وہ اپنے بچوں کے سہارے جی رہی تھی ۔۔ اب وہ وجہ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔اسے کچھ ہوش تو نہ تھا البتہ شنو کے جادو کے اثر کی وجہ سے اسکا ذہن

تیزی سے کام کر رہا تھا۔۔اسے نجمہ پر شک ہو رہا تھا۔۔ شنو نے شمو کے دماغ نیں سبحان کے ذریعے بدلہ لینے کا مشورہ ڈالا۔۔ شمو نے ایک سانس خارج کی اور موقع کے انتظار کرنے لگی تا کہ اپنا کام کر سکے۔۔۔

_*****************

گرمی زور پکڑتی جا رہی تھی۔۔ سورج جیسے لاوا برسا رہا تھا۔۔شنو اپنے کمرے میں پڑی درد سے کراہ رہی تھی۔۔اس نے بہت کوشش کی مگر کسی طور سکون نہیں آ رہا تھا۔۔اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ شانی کا بچہ شیطان کے حوالے کرنے کے بعد وہ سایہ شانی کو اب تک مار نہیں پایا تھا۔۔ایک تو گورا نے جو حصار گھر کے گرد بنایا تھا اس کی وجہ سے کوئی غیر مرئی مخلوق اندر داخل نہیں ہو سکتی تھی ۔دوسرا شانی کے طاقتور ہونے کی وجہ سے وہ سایہ اس پر حاوی نہیں ہو پا رہا تھا۔۔اس لیے سایے نے شانی کے دماغ کو ماؤف کرنا شروع کر دیا تھا جس سے شانی تنگ آ کر خود کشی کر لیتا۔۔ مگر شانی کے زندہ بچ جانے پر شنو کی اذیت دگنی چوگنی ہوتی جا رہی تھی۔۔اس سب میں شیطان صرف شنو کو بے عزت کرتا کہ اس نے لاپرواہی برتی ہے جس وجہ سے شانی ہاتھ نہیں آ رہا۔۔

شنونے اپنے موکل کو بلایا اور کچھ سامان لانے کو کہا کچھ ہی دیر میں سامان حاضر تھا۔۔اس نے بمشکل اپنی چیخیں روکتے ہوے حرکت کی اور اٹھ کر ایک دائیرہ کھینچ کر اس میں بیٹھ گ ئی۔اور سامنے ایک کھوپڑی رکھ لی۔

کچھ دیر بعد سامنے پڑی کھوپڑی میں روشنی نمودار ہوی اور کھوپڑی میں آگ جل گ ئی۔۔ بول شنواب کیا ہے؟

کھوپڑی میں سے بھیانک آواز نکلی

آقا میں بہت اذیت میں ہوں۔۔مجھے بچالیں میں مر جاؤں گی اب اور نہیں سہا جاتا۔۔

شنونے روتے ہوے ہاتھ جوڑ کر فریاد کی

شنو دیکھ جب تک وہ جن زادہ شانی زندہ ہے یہ تکلیف تو تجھے کاٹنی ہو گی مگر اس کا ایک حل ھے کہ تو سبحان کے ساتھ تعلق قائیم کر لے اس طرح تجھے کچھ سکون ہو جائے گا۔۔

کھوپڑی میں سے پھر سے آواز نکلی۔۔

جو حکم آقا۔۔ شنونے اس کے آگے ماتھا ٹیک کر سجدہ کیا۔۔اور کھوپڑی میں آگ بجھ گ ئی۔

شیطان ایک بار پھر شنو کو استعمال کر رہا تھا۔اس کی تکلیف کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ گورا اور جینی کی طاقتیں لوٹ آئی تھیں اور وہ دونوں کثرت سے عبادت میں مشغول تھیں۔۔سبحان سے پیدا ہونے والا بچہ شیطان کی طاقتوں میں اضافہ کرتا اور شنو کا مقصد شائید ہی پورا ہوتا مگر شنو یہ بھول چکی تھی کہ شیطان ازل سے انسانوں کا دشمن

رہا ہے سبحان کے ساتھ تعلق رکھنے پر اس کی اذیت شدید تر ہو جائے گی اور اس طرح شیطان کامیاب ہو جائے گا۔۔نادان انسان اللہ کو چھوڑ کر شیطان کی طرف جھکتے چلے جاتے ہیں یہ بھول جاتے ہیں کہ دنیا میں اللہ کے سوا اور کوئی طاقت ور نہیں ہے بس اللہ صرف رسی ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے۔۔

"*اللہ کی دی ہوئی ڈھیل کو اپنی چالا کی نہیں سمجھنی چاہیے۔۔۔کیوں کہ جب اللہ رسی کھینچتا ہے تو انسان منہ کے بل گر پڑتا ہے۔۔*"

#مونہ_رضوان

*****************_

اماں بہت سکون ملا ہے اتنے عرصے کے بعد نماز پڑھ کر۔۔ جویریہ (جینی) نے جائے نماز تہہ کرتے ہوئے سنبھل (گورا) سے کہا۔۔

ہاں میری بچی جو سکون اللہ کے آگے سر جھکانے میں ہے وہ کہیں اور کہاں ہے۔۔ گورا نے مسکرا کر قرآن پاک بند کرتے ہوئے جواب دیا

(آجکل کی نوجوان نسل رونے روتی ہے کہ ڈپریشن ہو گیا۔ سکون نہیں ہے نیند نہیں ہے۔۔ یہ سب دماغ کے فتور ہیں۔ نماز پڑھیں قرآن پڑھیں سکون ہی سکون ہے۔۔۔بے سکونی صرف شیطان کی راہ میں ہے۔۔اللہ سے لو لگالیں سکون ہی سکون ملے گا۔۔۔)

اماں اب کیا ہم آزاد ہو جائی یں گے ہماری طاقتیں لوٹ آئی ہیں اور ہم نماز بھی پڑھ سکتی ہیں۔۔جویریہ نے ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں انشا٦اللہ مجھے اللہ پر پورا بھروسہ ہے سب ٹھیک ہو جائے گا بس اللہ سبحان کو کامیاب کرے۔۔

سنبھل نے سکون سے جواب دیا جبکہ سبحان کے ذکر پر جویریہ کے گال شرم سے لال ہو گے۔۔

وہ دونوں ایک فلیٹ پر رہ رہی تھیں جو سبحان نے کرائے پر لے کر دیا تھا۔۔وہ دوبارہ ان سے ملنے نہیں آیا تھا۔۔مگر وہ جانتی تھیں کہ وہ ضرور مصروف ہے۔۔۔،

_****************

شانی بستر پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔۔آج صبح ہی اسنے نجمہ کو خوب ڈانٹا تھا اور اب غصہ ہو کر شمو کے کمرے میں آ گیا تھا۔۔شمو خاموشی سے ایک جگہ بیٹھ کر اپنے کپڑے استری کر رہی تھی۔۔

اس نے شانی سے کوئی بات نہ کی ۔شانی جانتا تھا وہ صدمے میں ہے اور واقعی وہ اتنے گہرے صدمے میں تھی کہ شنو بھی اس کے دماغ تک رسائی نہیں کر پا رہی تھی ۔۔

ٹھک ٹھک دروازہ بجنے کی آواز پر نجمہ بھاگ کر باہر گ ئی۔سامنے امام صاحب سبحان اور ایک با ریش بزرگ کھڑے تھے۔نجمہ نے چہرہ ڈھکا اور انہیں اندر آنے کو کہا۔۔۔

نہیں ہم اندر نہیں آئی یں گے تم شانی کو باہر بلاؤ۔۔

امام صاحب نے نجمہ سے شانی کے متعلق کہا

جی۔۔ نجمہ مختصر کہتی اندر چلی گئی۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ شانی کو زبردستی دھکیلتی ہوئی باہر لے آئی۔۔

شانی نے منہ کے زاویے بگاڑے اور بے دلی سے سلام کیا

بزرگ سلام کا جواب دے کر شانی کا ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر آ گے۔۔۔

گھر کے سب افراد میرے ساتھ چلو۔۔۔ بزرگ نے نجمہ کو آواز دی

نجمہ بھاگ کر شمو کے پاس گئی۔۔اور تھوڑی دیر میں وہ دونوں بڑی چادریں اوڑھ کر بزرگ کے ہمراہ چل دیں۔۔ سبحان اور امام صاحب بھی ساتھ ساتھ ہی تھے۔۔

وہ سب مسجد کے پاس ایک کمرے میں چلے گے۔۔ کمرہ بہت صاف ستھرا تھا۔۔ بزرگ نے شانی کو ایک کرسی پر بٹھایا اور دوسری کرسی پر خود بیٹھ گے۔۔ باقی سب زمین پر بچھی چٹائی پر بیٹھ گے کمرہ کسی بھی سامان سے خالی تھا۔۔ تین کرسیاں اور ایک چٹائی جو زمین پر بچھی تھ۔۔

بزرگ نے شانی کا ہاتھ مسلسل پکڑا ہوا تھا۔۔

انہوں نے تیسری کرسی اپنے پاس کھینچ کر رکھی اور کچھ پڑھ کر شانی پر پھونکا۔۔۔

شانی نے بے زارگی سے بزرگ کو دیکھا

شانی کو ان سے عجیب کوفت ہو رہی تھی اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔ بزرگ اس کے دل کے حال کو جانتے تھے اسی لیے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔۔

بزرگ نے دو تین پھونکیں شانی پر ماری اور ہاتھ چھوڑ دیا۔۔شانی کو ایک دم سے شدید سردی لگنے لگی حالانکہ جون کا مہینہ تھا گرمی سے جسم پگھلتا تھا مگر شانی سردی سے کانپنے لگا اور پھر ایک دم سے اندھیرا چھا گیا جیسے سورج کو گرہن لگ گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی بزرگ کے ساتھ والی کرسی پر ایک بھیانک شکل والا آدمی نمودار ہوا جس کو دیکھ کر کمرے کے سب نفوس دنگ رہ گے سوائے بزرگ کے ان کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ تھی۔۔ بزرگ نے جلدی سے ایک حصار سب کے گرد کھینچا جس سے وہ لوگ بے ہوش ہونے سے بچ گے

وہ آدمی انتہائی بھیانک شکل کا تھا۔۔پورا جسم سیاہ تھا آنکھیں لال انگارہ تھیں جن میں بتلیاں موجود ہی نہیں تھیں۔۔ناخن انتہای بڑے اور جسم پر لمبے لمبے بال تھے جس سے اسکا جسم ڈھکا ہوا تھا۔۔لمبے لمبے دانت جن سے کالا لاوہ ٹپک رہا تھا۔۔وہ انتہائی غصے میں تھا۔۔

کیا چاہتا ہے؟؟؟اسنے بھیانک آواز میں بزرگ کو پکارا۔۔۔۔۔

کیا چاہتا ہے تو؟؟؟؟؟؟اس سایے نے بزرگ سے خوفناک گرج سے پوچھا۔"

کون ہے تو کیوں بچے کے پیچھے پڑا ہے؟؟ "

بزرگ نے مطمئن سے انداز میں شانی کی طرف اشارہ کر کے کہا

۔۔۔تو دور رہے اس سب سے اپنا کام کر میرے راستے میں مت آ۔۔۔ "سایے نے بزرگ کے سوال کو نظر انداز کر کے غلاضت ٹپکاتے منہ سے کہا۔۔ کمرے میں بیٹھے سب نفوس ساکت سے ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے۔۔۔ شمو بزرگ کے حصار میں ہونے کی وجہ سے اپنے ہوش میں بیٹھی ہوی تھی۔۔۔ اور شانی منہ کھولے حیرت سے اس گندگی کے ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جو بولتے ہوے منہ سے گندا سیال بہا رہا تھا۔۔ شمو نے اس گند کو دیکھ کر بے ساختہ جھر جھری لی اور بمشکل الٹی روک کر بیٹھی رہی۔۔۔""""

"تو جانتا ہے نا میں کون ہوں؟؟

بزرگ نے دھمکی آمیز لہجے میں سایے سے کہا

ہاں۔جانتا ہوں اس لیے آرام سے کہتا ہوں کہ چلے جاؤ ۔۔ میں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتا۔۔ یہ میرا بھی دشمن ہے اور شیطان کا بھی۔۔"

سایے نے حقارت سے سرخ آنکھوں سے شانی کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

اور تو نے اچھا نہیں کیا ان دونوں کو بچا کر بہت پچھتائے گا تو۔۔۔سایہ گردن گھما کر امام صاحب سے مخاطب ہوا۔۔۔

امام صاحب طنزیہ َ مسکرا کر رخ پھیر گئے۔۔۔

تو سیدھی طرح بتا کہ کیا مقصد ہے تیرا ورنہ تیرے لیے بہت مشکل ہو جائے گی۔۔۔""""

بزرگ نے اب کی بار غصے سے گرج کر کہا۔۔۔

ان کی آواز اتنی جلالی تھی کہ پاس بیٹھے شانی کا دل ایک لمحے کو اچھل کر حلق میں آ گیا تھا۔۔

بولا نا کہ ہٹ جا میرے راستے سے یہ صرف میرا کام ہی نہیں میرا بدلہ بھی ہے۔۔۔

سایے نے غصے سے دھاڑ کر کہا۔۔۔"،

ٹھیک ہے اگر ایسے تو ایسے ہی سہی۔۔۔۔۔۔۔"،

بزرگ کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہو گے اور شانی کے سر پر اپنا انگوٹھا رکھ دیا۔۔۔

سایہ گھبرا کر اٹھنے لگا تو کسی ان دیکھی قوت نے اسے جکڑ لیا۔۔۔ بزرگ نے منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔ جوں جوں وہ پڑھتے ویسے ویسے ہی سایہ خود کو چھڑانے کی پوری کوشش کرتا مگر بے سود۔۔

اللہ کے کلام میں اتنی طاقت ہے کہ کوئی اور طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔۔۔

اور ہم لوگ نہ نماز پڑھیں اور نہ قرآن پڑھیں تو جادو اور جنات جیسی طاقتیں انسان پر حاوی ہو جاتی ہیں اور انسان سمجھ ہی نہیں پاتا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔""""،۔۔

_**********************

شنو کی تکلیف میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔ وہ ہسپتال جانے کے قابل بھی نہیں تھی ۔۔۔ کیوں کہ شیطان نے اسے جلد از جلد سبحان کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا کہا تھا۔۔۔ اور وہ اس کام کے بغیر گھر سے نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔ وہ درد سے کراہتی ہوئی بستر پر

کروٹیں بدل رہی تھی جب اسے کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔وہ بستر سے بمشکل اٹھی اور جھک کر چلتی ہوئی کمرے سے باہر آگ ئی۔۔ایک کونے میں بیٹھ کر اس نے منتر پڑھنا شروع کیا۔۔۔کافی دیر یوں ہی گزر گ ئی۔۔وہ شمو کے دماغ تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہی تھی ایسا لگتا تھا وہ کسی مضبوط حصار میں ہے۔۔۔

} یہ وہ سین ہے جب بزرگ نے سب گھر والوں کے گرد حصار کھینچ دیا تھا تاکہ سایہ انھیں نقصان نہ پہنچائے اور حصار کی وجہ سے شمو کا دماغ ٹھیک سے کام کر رہا تھا اسی لیے شنو اس کے دماغ تک نہیں پہنچ پا رہی تھی۔۔۔{

تھوڑی دیر بعد وہ چونک کر اٹھی اور مشکل سے جسم گھسیتی ہوئی اپنے مخصوص کمرے میں داخل ہوئی۔۔ بدبو کے بھبھوکے بری طرح پھیلے ہوئے تھے۔۔۔۔،

شنو نے حصار کھینچا اور کھوپڑی سامنے رکھ کر کچھ پڑا تو کھوپڑی میں آگ جل پڑی۔۔۔۔،،""

میرے آقا بولیں کیا حکم ہے مجھے اتنی جلدی میں کیوں بلایا؟؟؟

شنو نے سر ٹیکتے ہوئے بمشکل کہا۔۔درد کی شدت سے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔

شنو میرا خاص چیلا قید ہے۔۔اسے قید کر لیا ہے۔۔شانی تو نہ مرا مگر اس بڑھے نے میرے چیلے کو بھی قید کر لیا ہے۔۔،اگر شانی نہیں مرا تو میں تجھے چھوڑوں گا نہیں نکل جا گھر سے اور کسی بھی طرح شانی کو مرو۔۔۔،

شیطان ملعون نے غصے سے گرج کر کہا۔۔اس خوفناک آواز سے۔پورا کمرہ دہل گیا تھا۔۔

ج جی آقا مگر شانی کو مارنا میرے بس میں نہیں ہے میں اگر اسے مار سکتی تو کب کی مار چکی ہوتی آآپ

ت توج جانتے ہیں۔۔۔اور میرا درد بدستور بڑھتا جا رہا ہے سانس لینا بھی دشوار ہے۔۔""،

شنو نے درد سے کراہ کر بمشکل کہا

ٹھیک ہے مگر پھر تو اس کی بیوی نجمہ کو پیش کرے گی۔۔تاکہ ادھورا کام پورا ہو۔۔

شیطان نے ایک اور چال چلی جس سے اس کا مقصد بھی پورا ہو اور کوئی پریشانی بھی نہ ہو۔۔

ٹھیک ہے سرکار مگر میری تکلیف میں کچھ کمی آجاتی تو۔۔۔۔ شنو درد سے بے حال ہوتی

شیطان سے منت کرنے لگی کیوں کہ درد اب برداشت سے باہر تھا۔۔

شنو میں اس درد کو ٹھیک نہیں کر سکتا یہ درد میرا دیا ہوا نہیں ہے۔۔اسے کچھ دن سہہ لو جیسے

ہی سبحان کے ساتھ تیرا تعلق ہوگا یہ درد ختم ہو جائے گا۔۔۔

شیطان نے سرد لہجے میں کہا اور کھوپڑی سے آگ بجھ گ ئی۔۔۔

شنو تکلیف سے کراہتی اٹھ کر کمرے سے نکل گ ئی۔۔

شنو کو معلوم نہیں تھا کہ اس پر اللہ کا عذاب نازل ہو چکا ہے اور اس کی ڈھیل اب ختم ہونے والی

ہے اس لیے اس نے شنو سے جلد ہی کام پورا کرنے کا کہا کیوں کہ شنو کے ذریعے اس نے بہت

طاقتیں پالی تھیں اور شنو کو آس میں لگائے ہوئے تھا۔۔شنو بے وقوف بنی اس کا ہر کام

کرتی رہی وہ یہ بھول گ ئی تھی کہ شیطان جو ازل سے انسانوں کو کھلا دشمن ہے

وہ کیسے اسکی مدد کر سکتا ہے۔۔۔

_************************

اماں یہ کیا ہے ؟؟؟

جویریہ نے اپنی سوال کرنے والی عادت سے مجبور سنبھل سے ایک نیا سوال کیا۔۔

} یہاں اب جینی اور گورا کی جگہ اصل نام لیے جائی یں گے کیوں کہ اب اپ کو معلوم ہے کہ گورا اور سنبھل ایک ہی کردار ہے اس لیے میں ان کے حقیقی نام لکھوں گی. {

یہ ؟ یہ جہاز ہے انسانوں نے ہوا میں سفر کرنے کے لیے بنائے ہیں۔ سنبھل نے آسمان سے گزرتے جہاز کی جانب دیکھا۔۔

اماں یہ انسان کتنے عجیب ہیں نا؟۔۔دنیا فانی ہے جانتے ہوئے بھی اتنی آسائشوں والی زندگی جیتے ہیں ۔۔۔ اپنی آسانی کے لیے ہر چیز بناتے ہیں مگر قبر کی آسانی کے لیے تھوڑی سی عبادت نہیں کرتے۔۔۔۔،

جویریہ نے افسوس سے ماں کو دیکھا

ہاں میری بچی یہ انسان بہت نادان ہیں۔۔ جس دنیا میں آدم علیہ سلام کو سزا کے طور پر بھیجا گیا اس دنیا کو سب کچھ سمجھ کر یہاں سکون تلاش کرتے ہیں۔۔۔

سنبھل نے دکھ سے بھرے لہجے میں کہا۔۔

وہ دونو اس وقت فلیٹ کی چھت پر کرسیاں لگا کر بیٹھی ہوئی تھیں۔۔

اماں کیا اللہ کو ہماری عبادت کی اتنی ضرورت ہے ؟؟؟

جویریہ نے تجسس سے ماں کو دیکھ کر کہا

نہیں میری بچی اللہ کی عبادت کے لیے تو فرشتے ہی کافی ہیں۔۔فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ایک فرشتہ جو عبادت کرتا ہے اس کی باری ختم ہونے کے بعد دوسرا فرشتہ آجائے اور باری باری سب فرشتے عبادت کریں تو جانتی ہو اس پہلے فرشتے کی دوسری باری نہیں آئے گی جب سے دنیا بنی ہے اس ایک فرشتے کی دوسری باری ہی نہیں آئے گی۔۔

سنبھل نے سمجھانے کے انداز میں کہا۔۔

اماں کیا اتنے زیادہ فرشتے ہیں؟؟ تو اللہ نے انسانوں کو کیوں بنایا؟؟۔

سنبھل نے ایک اور سوال گھڑا۔۔۔

بیٹا انسان اشرف المخلوقات ہے۔۔اور اللہ نے اپنے نبیوں کو بھی انسانوں میں سے ہی چنا کیوں کہ انسان اور باقی مخلوقات کے رہنے سہنے کا طریقہ الگ ہے۔۔۔انسانوں میں یہ فرق ہے کہ وہ احساس کرتے ہیں عورتیں پردہ کرتی ہیں اور ایک دوسرے کا خیال کرتے ہں اپنی حدود میں رہتے ہیں۔۔

مگر اماں یہ سب ہم جنات کیو نہیں کر سکتے ہم پر تو پردہ فرض نہیں ہے؟؟

جویریہ نے پھر سے سوال کیا وہ تجسس کی گہرائیوں میں تھی۔۔۔

ہاں کیوں کہ یہ اللہ کی مرضی ہے اور اسی لیے تو انسان سب مخلوقات سے افضل ہے اور دوسرا امت محمدیہ ہونے کی وجہ سے یہ امت تمام امتوں سے زیادہ افضل ہے۔۔۔

سنبھل نے مسکرا کر جویریہ کے سوال کا جواب دیا

اچھا اماں پھر۔۔۔۔۔۔۔۔

جویریہ ابھی اور سوال کرتی کہ عصر کے آذان ہونے لگی۔۔

سنبھل نے اسے چپ کروایا اور نیچے آکر نماز پڑھنے کی ہدایت کر کے نیچے چلی گ ئی۔۔

میں کتنی خوش نصیب ہوں کہ سبحان کی بیوی بننا نصیب ہوا۔۔ میں ان کی بہت عزت کروں گی

کیوں کہ وہ اشرف المخلوقات ہیں۔۔۔

جویریہ خوش ہوتے ہوئے ہمکلام ہوئی اور وہاں سے غائب ہو گ ئی۔۔۔

شبانہ چھت پر سے سوکھے ہوئے کپڑے اٹھا رہی تھی۔اس کی نظر سامنے والی چھت پر پڑی۔ وہاں سنبھل اور جویریہ بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔

ارے یہ تو نئے کرائے دار ہیں چلو حال چال ہی پوچھ لیتی ہوں۔۔"

شبانہ چھت کے کونے میں آئی ابھی وہ آواز دینے ہی والی تھی کہ سنبھل اٹھ کر نیچے چلی گ ئی۔غالباً وہ نماز پڑھنے گ ئی تھی۔۔شبانہ نے منہ بسورا اور جویریہ کو دیکھنے لگی ۔ بہن سنو۔۔۔ شبانہ نے آواز لگائی مگر جویریہ خود سے باتیں کرنے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے کسی کی آواز ہی نہیں سنائی دی۔۔

شبانہ نے دوسری بار آواز دینے کو منہ کھولا مگر اس سے پہلے ہی اگلا منظر دیکھ کر خوف سے اس کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔۔۔

جویریہ اس کی نظروں کے سامنے غائب ہو چکی تھی۔اب چھت پر کوئی نہیں تھا۔۔

بب بھووووووت۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شبانہ چلاتی ہوی کپڑوں کو وہیں چھت پر پھینکتی نیچے بھاگی

اماں ب بھووت وہ وہ۔۔۔۔ وہ بھاگ کر اندر آئی جہاں اس کی ماں سبزی کاٹنے میں مصروف تھی

اماں وہ وہ۔۔۔ شبانہ مارے خوف کے بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔اری کیا ہوا۔؟؟ شبانہ کی ماں نے پریشانی سے اس کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھ کر پوچھا

اماں وہ وہ چھت پر وہ۔۔۔ ارے کیا ہے چھت پر؟؟۔

شبانہ کی آواز حلق میں ہی پھنس گ ئی۔۔

لے پانی پی لے؟ ماں نے پانی کا گلاس اسے تھمایا۔۔

شبانہ نے ایک ہی سانس میں سارا پانی حلق میں انڈیل دیا۔۔۔

کچھ سانس بحال ہوئی تو اس نے ساری بات ماں کو بتا دی

ایسا کیا؟ میں دیکھتی ہوں کون سا بھوت ہے ادھر۔۔

اس کی ماں غصے سے اٹھی اور گھر سے باہر نکل کر شور مچانا شروع کر دیا۔۔سارے محلے کو اکھٹا کر کے وہ سنبھل کے فلیٹ کی طرف بڑھ گ ئی۔۔

اماں یہ باہر لوگ کیوں دروازہ پیٹ رہے ہیں کیا ہوا؟؟

جویریہ نے پریشان کھڑی سنبھل سے پوچھا

تو نے کر دیا نا کباڑا کس نے کہا تھا چھت پر زیادہ ہوشیار بننے کا۔۔ سیڑیوں سے اتر کر نہیں آسکتی تھی۔۔۔

سنبھل نے غصے سے اسے ڈانٹا۔۔۔

اماں وہ مجھے کیا پتا تھا کہ ایسا ہو جاے گا۔۔

جویریہ نے معصوم بنتے ہوے کہا

سنبھل اسے صرف گھور کر رہ گ ئی۔۔

باہر نکلو کون بھوت ہے یہاں۔ صرف ہم رہ سکتے ہیں بھوتوں کو نکال باہر پھینکیں گے۔۔۔

باہر محلے والے شور پے شور مچا رہے تھے۔۔

سنبھل نے دروازہ نہ کھولنا تھا اور نہ کھولا تھک ہار کر وہ لوگ واپس ہو لیے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد درواذے کی گھنٹی پھر سے بجی۔۔

جویریہ نے اٹھ کر دروازہ کھولا سامنے ایک کالے چولے مں ملبوس گلے میں موتیوں کے ہار لٹکاے ہاتھوں میں بڑی بڑی انگوٹھیاں پہنے انتہای بدصورت سا بابا کھڑا تھااس کے ساتھ ہی محلے کے چند لوگ بھی کھڑے تھے

یہیں ہے وہ چڑیلیں بابا جی نکال پھینکیں انہیں۔۔۔

ایک شخص نے جویریہ کی طرف اشارہ کیا

خون پینے والی ڈائ ن ہے یہ میں اس کا علاج کرتا ہوں۔۔

بابا نے جویریہ کا سر سے پیر تک جائ زہ لے کر کہا

شور سن کر سنبھل بھی باہر آگ ئی۔۔

دیکھیں آپ لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے خدارا ہمیں تنگ مت کریں۔۔۔

سنبھل نے ان لوگوں کو سمجھانا چاہا

جھوٹ جھوٹ خطرناک چڑیلیں ہو تم دونوں جلا کر بھسم کر دوں گا۔۔۔

وہ بابا اب گھر کے اندر داخل ہو گیا تھا۔۔

جویریہ نے بے بسی سے ماں کی طرف دیکھا۔۔

سنبھل نے جویریہ کو دروازہ بند کرنے کا اشارہ کیا۔۔

جویریہ نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا

چپ چاپ بتادو کون ہو ورنہ بہت برا ہو گا۔۔۔

بابے نے جویریہ پر بھرپور نگاہ ڈال کر سنبھل سے سوال کیا

ابھی بتاتے ہیں بابا جی

جویریہ نے ادب سے سر جھکا کر کہا اور پاس پڑا ڈنڈا اٹھا لیا

اور اس کے بعد بابے کی جو درگت بنی اس نے لوگوں کو لوٹنے سے توبہ کر لی۔۔

شور کی آواز سن کر باہر کھڑے لوگوں نے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔

دروازہ کھول کر بابا باہر نکلا کپڑے پھٹ چکے تھے اور چہرے پر نیل پڑ گیا تھا۔۔

مجھے معاف کر دو میں اب کسی کو نہیں لوٹوں گا۔۔۔

بابا معافی مانگتا ہوا لڑ کھڑاتا باہر کو بھاگا۔۔

شرم آنی چاہیے آپ لوگوں کو۔۔۔ایسے آپ عورتوں کو ذلیل کر رہے ہیں شرم کا مقام ہے۔۔

سنبھل نے باہر کھڑے لوگوں کو شرم دلائی۔۔

ایسے ڈھونگیوں کو بلا کر آپ ہماری عزت تباہ کروا رہے تھے۔ ہم بھوت لگتے ہیں آپ کو۔۔؟

سنبھل کی بات سن کر سب کے سر جھک گے

معذرت بہن ہم سے غلطی ہو گ ئی۔ آئی یندہ خیال رکھیں گے

ایک آدمی نے بڑھ کر سنبھل سے معذرت کی۔۔

_**********************************

بزرگ کے ورد کرتے ہوئے وہ سایہ تڑپنے لگا۔۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے جسم سے دھواں نکلنے لگا

روکو اسے روکو مجھے مت جلاؤ ۔۔

سایہ مسلسل چیخ رہا تھا۔۔اس کی چیخیں اتنی بھیانک تھیں کہ کوئی بھی انسان بہرہ ہو جائے۔۔
سب لوگوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں

بتاتا ہو بتاتا ہوں پہلے پڑھنا بند کرو۔۔ سایے نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔

بزرگ کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گ ئی۔۔

انہوں نے پڑھنا بند کیا اور اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گئے۔

سایے کو ابھی بھی ان دیکھی قوتوں نے جکڑا ہوا تھا۔

سایے نے بولنا شروع کیا۔۔۔۔۔۔۔"

میں اپنے قبیلے کا سردار ہوں اکھنڈا نام ہے میرا۔۔ میری ایک ہی بیٹی تھی جو میری بہت لاڈلی تھی۔۔ ہم سب شیطان کے چیلے ہیں۔۔ ایک دن میری بیٹی نے ضد کی کہ وہ انسانی دنیا دیکھنا چاہتی ہے۔ میں نے منع کرنے کی بہت کوشش کی مگر اسکی ضد کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑی۔۔

اور محافظوں کے ہمراہ اسے انسانی دنیا میں بھیج دیا۔۔ وہاں کچھ عرصہ گزارنے پر اسے ایک انسان سے محبت ہو گئی۔۔ اور اسطرح اس نے ہم سب سے تعلق توڑ کر سلام قبول کر لیا اور اس انسان سے شادی کر لی۔۔ ہم نے اسے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی مگر اسنے اپنے گرد حصار بنا لیا تھا سو ہم ناکام رہے۔۔

وہ قبیلے میں سب سے زیادہ طاقتور تھی۔ شیطان نے اس کے خون کے چند قطرے مانگے تھے تاکہ اس کی طاقتیں ڑھ جائیں مگر اس کی گمشدگی شیطان غصے میں آگیا۔۔ شیطان نے مجھے ایک جادوگر کے پاس بھیجا تاکہ اس کی تلاش وہ جادوگر کر سکے اور ایک دن میری بیٹی مل گئی۔ میری سنبھل ۔۔۔

سنبھل کے نام پر شانی اور شمو کو شدید جھٹکا لگا تو کیا اکھنڈہ شانی کا دادا تھا۔۔۔

سایے نے ایک نظر شانی کو دیکھا اور پھر سے نظریں جھکا کر گویا ہوا۔۔

جادو گر سنبھل کو لینے اس کے گھر گیا مگر وہاں مارا گیا اور میری بچی قید ہو گی۔۔ سایے نے جادو گر کی موت اور شنو کے بارے میں سب باتیں بزرگ کو بتائی۔۔

ذہن پر زور دینے کے باوجود شانی کو کچھ یاد نہیں آ رہا تھا

شنو کا نام سن کر شمو بھی سکتے میں آ گئی۔۔

شنو کا مقصد کیا ہے۔۔ وہ کیا چاہتی ہے؟؟

بزرگ نے سایے سے مزید پوچھا

وہ جنات کے قبیلے کی ملکہ بننا چاہتی ہے اور ساتھ ہی امر ہونا چاہتی ہے۔۔ مگر شیطان اسے صرف استعمال کر رہا ہے اپنا کام پورا ہونے پر وہ اسے چھوڑ دے گا۔۔ شنو کی بربادی شروع ہو چکی ہے اس پر اللہ کا عذاب نازل ہو چکا ہے تکلف اسے چین سے بیٹھنے نہیں دیتی ہے۔۔۔

تم سب جانتے ہو تو مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟؟

اب کی بار شانی نے کہا

کیوں کہ میری بیوی میری بیٹی شیطان نے قید کر رکھے ہیں میں شیطان کا ساتھ نہیں دوں گا تو وہ سب کو مار ڈلے گا۔۔

سایے نے پہلی بار بے بسی سے جواب دیا تھا۔۔

اللہ سے بڑی طاقت کوئی نہیں ہے تم اسلام قبول کر لو اللہ بہتر کرے گا۔۔

بزرگ نے سایے کو کلمہ پڑھایا۔۔

اکھنڈہ اب ایک ادھیڑ عمر آدمی کی صورت میں موجود تھا۔۔

شیطان کی پہلی ہار اکھنڈہ کا مسلمان ہونا تھا۔۔۔

_**************************

شنو کی کوششوں کے باوجود شمواس کی دسترس میں نہیں آ رہی تھی۔۔شیطان نے غصے میں شنو کی ساری طاقتیں چھین لیں۔۔اور اسے اذیت کی اونچائیوں پر چھوڑ دیا۔۔ اپنی جھونپڑی میں وہ بے یارو مددگار پڑی درد سے چلا رہی تھی اور بار بار شیطان کو راضی کرنے والا منتر پڑھ رہی تھی۔۔۔

_****************

توشنو نے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے تمہیں شانی کو مارنے بھیجا ہے؟؟۔

اب کی بار سبحان نے سایے سے سوال کیا

نہیں شنو نے شیطان کے کہنے پر سات مردوں کے ساتھ غلط تعلق بنا کر بچے پیدا کرنے ہیں اور ان بچوں کو وقت سے پہلے ہی نکال کر شیطان کو ان کا خون پیش کرنا میرا کام ہے اس سے شیطان کی طاقت مزید بڑھتی ہے شنو کو صرف استعمال کیا جاتا رہا ہے۔۔شنو نے شیطان کے ہی کہنے پر شمو کے بچوں کو مارا کیوں کہ وہ بچے بھی جناتی ہونے کی وجہ سے شیطان کے لیے نقصان دہ تھے۔۔

اکھنڈہ نے تفصیل بتائی۔۔

ت تو کیا میرے شوہر۔۔۔؟

شمو نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔۔آواز اس کے حلق میں اٹک گ ئی۔۔اپنی بہن کے بارے میں یہ سب جان کر وہ ساکت ہو چکی تھی

ہاں تمہارا شوہر بھی اسی نے مارا ہے کیوں کہ سنبھل اور جویریہ کے جسموں کو اس نے دیکھ لیا تھا جس سے اسے سب کچھ یاد آ چکا تھا۔۔ اکھنڈہ نے ایک اور بم پھوڑا

وہ وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے اس نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،، شمو پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔اسے ان ئے سرے سے اپنے شوہر اور بچوں کی یاد ستائی تھ۔۔

میرے بچوں کو تو بخش دیتی انہی کے سہارے تو جیتی آئی ہوں۔۔۔۔

شمو تم نے غلطی کی جو شنو کے کہنے پر شانی کو تعویز کھانے میں ملا کر دیتی رہی ہو۔۔۔

اکھنڈہ نے شمو کو غلطی کا احساس دلایا۔۔

شانی اور نجمہ نے بے یقینی سے شمو کی طرف دیکھا تو شمو نے شرمندگی سے سر جھکا لیا

م مجھے معاف کر دو میں انتقام کی آگ میں پاگل ہو چکی تھی۔۔

شمو نے شرمندگی سے آنسوؤں پونچھتے ہوے کہا

مگر ہم نے کیا بگاڑا تھا آپ کا جو انتقام لینے چلی تھیں۔۔

اتنی دیر سے چپ بیٹھی نجمہ نے شمو سے گلہ کیا تھا جس پر شمو کا جھکا سر مزید جھک گیا

مجھے غصہ آتا تھا کہ میرا شوہر نہیں ہے تو تم کیوں اس کے ساتھ خوش رہو اور شانی بھی مجھ سے کتراتا تھا اس لیے مجھے جلن ہوتی تھی۔۔۔

شمو کے کہنے پر نجمہ نے افسوس سے سر ہلایا جبکہ شانی نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔۔

تم مجھے کو کیوں مارنا چاہتے ہو؟؟؟

شانی نے قدرے نارمل رہ کر سوال کیا۔۔ کیوں کہ شنو نے تمہارا بچہ پیدا کیا ہے اور شیطان اس کا خون تب تک نہیں پی سکتا جب تک تمہیں مار نہ دیا جائے مگر تمہیں مارنا بہت مشکل تھا جس وجہ سے مجھے تمہارے دماغ کو قابو کر کے خودکشی پر آمادہ کرنا تھا۔۔

اکھنڈہ نے سارے پول کھول کر رکھ دیے تھے۔۔ مگر میرا بچہ کیسے؟؟؟ شانی نے ن ئے انکشاف پر حیرت سے منہ کھولے کہا

شمو ہی تمہیں لے گ ئی تھی ۔۔۔ اس روز شنو نے تمہیں نشہ آور دوا پلا دی تھی جس وجہ سے تمہیں یاد نہیں مگر شنو نے تمہارے ساتھ بدفعلی کر لی تھی۔۔اور شیطان کی دی ہوئی طاقت کی وجہ سے وہ اتنی عمر رسیدہ ہونے کے باوجود ہر سال ایک ہی بار مرد سے ملنے پر ماہ بن جاتی ہے مگر وہ اندر سے ختم ہو چکی ہے وہ اذیت کی گہرائیوں میں ہے۔۔اللہ کی پکڑ آ چکی ہے اس پر۔۔۔۔

اکھنڈہ نے ساری بات حرف بہ حرف بیان کر دی تھی۔۔کچھ دیر بعد اس نے بزرگ سے اجازت لی اور غائب ہو گیا۔۔

آکھنڈہ کے جاتے ہی بزرگ نے سب گھر والوں کو پہننے کے لیے تعویز دیے۔۔اور تنبیہ کی کہ کسی بھی صورت اسے اتارنا نہیں ہے۔ شمو اپنی بہن کی کرتوت سن کر ششدر رہ گ ئی تھی۔۔ اسے

سمجھ آگئی تھی کہ شنو اسے استعمال کر رہی تھی اور اس کے شوہر اور بچوں کو بھی اس نے اپنے مقصد کے لیے مارا ہے۔

وہ سب مرے قدموں سے گھر لوٹ آئے۔۔امام صاحب اس دوران بلکل خاموش تھے۔۔ان کی خاموشی کی ایک وجہ تھی۔۔۔ وہ یہ کہ وہ مسلسل ورد کر رہے تھے کیوں کہ بزرگ کے بنائے ہوئے حصار کو شنو توڑنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ناکام رہی۔۔۔

*********************_

میں نے پوری کوشش کر لی آقا مگر میں ناکام رہی مجھے معاف کر دیں۔۔۔اب آپ ہی کچھ کریں

شنو کھوپڑی کے آگے لوٹ پوٹ ہوتی روتی ہوی فریاد کر رہی تھی۔۔درد کی شدت سے اس سے سانس لینا محال تھا مگر وہ مر نہیں پا رہی تھی وہ امر جو تھی۔۔اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے وہ امر ہو چکی تھی۔۔۔

شنو تو میرے کسی کام کی نہیں رہی دفع ہو جا تیری کوئی جگہ نہیں رہی اب جو کرنا ہے میں نے ہی کرنا ہے تیری وجہ سے اکھنڈہ میرے ہاتھ سے نکل گیا۔۔اس کمینے نے اسلام قبول کر لیا جس وجہ سے اس کی بیوی آزاد ہو چکی ہے اب بس میں آخری وار کروں گا

کھوپڑی میں سے چنگاڑتی ہوی خوفناک آواز نکلی۔۔اور سب ختم ہو گیا۔۔نہ وہ گھر نہ وہ کمرہ نہ کھوپڑی۔۔

یہ ایک ویران جنگل تھا۔چاند کی روشنی میں شنو نے دیکھا ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں

نہیں نہیں ایسا ممکن نہیں میں نے بہت کچھ کیا آپ کی خاطر میرے آقا آپ ایسا نہیں کر سکتے شنو بے یقینی سے یہاں وہاں دیکھ کر چلا رہی تھی مگر اس کی سننے والا کون تھا۔۔۔اپنے گناہوں کی سزا پانے کا وقت آ چکا تھا۔۔۔

سبحان نے دروازہ تیسری بار بجایا تب جا کر اندر سے آواز آئی۔۔

آ رہی ہوں کون ہے؟؟؟ جینی نے اکتائے ہوئے لہجے میں ہانک لگائی اسے لگا محلے کا کوئی بچہ شرارت کر رہا ہے۔۔

میں ہو آپ کا شوہر نامدار۔۔۔ سبحان نے مسکرا کر جواب دیا

جویریہ نے سبحان کی آواز سنی تو جلدی سے دروازہ کھولا۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔،

و علیکم سلام،۔کیسی ہیں آپ؟۔

جی ٹھیک ہوں۔۔اللہ کا کرم۔۔۔جویریہ جن زادی ہونے کے باوجود شدید شرما رہی تھ۔۔

کیوں کہ یہ اس کا پہلا تجربہ تھا اس کی زندگی میں اس سے پہلے کوئی مرد نہیں آیا تھا۔۔

سبحان جوں ہی اندر داخل ہوا سنبھل نے خوش ہوتے ہوئے اس کو پیار کیا۔۔

بیٹھو بیٹا۔۔۔ سنبھل نے صوفے پر سبحان کو بیٹھنے کا کہا۔۔

جویریہ جلدی سے کچن میں چلی گئی اور چائے چولہے پر چڑھا دی۔

سب ٹھیک ہے بیٹا تم دوبارہ آئے نہیں تو مجھے لگا کہ تم مصروف ہو گئے۔۔،،

جی بس مصروف ہی تھا اس لیے نہیں آسکا جیسے ہی فارغ ہوا تو چلا آیا۔۔ سبحان نے ادب سے کہا

جویریہ کچن سے جھانک کر سبحان کو دیکھ رہی تھی۔۔اس کے دل میں ہلچل مچی ہوئی تھی بہت مشکل سے دل کو کنٹرول کر کے اس نے چائے اور پکوان ٹرے میں سجائے اور باہر آگئی۔۔

شکریہ سبحان نے چائے کی پیالی تھامتے ہوئے کہا

بیٹھیے یہیں پے کچھ بات کرنی ہے۔۔

جویریہ کو جاتے دیکھ کر سبحان نے اسے روکا

کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟

سنبھل اس کے پریشان چہرے کو دیکھ کر بولی جبکہ جویریہ وہیں جھجھکتی ہوی سبحان سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھ گ ئی۔۔

جی کل ہم لوگ شانی کو لے گے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سبحان ن ساری بات گوش گزار کردی جس پر جویریہ بھی پریشان ہو گی مگر مطم ئ ن بھی تھی کہ اب خطرہ کم ہو گیا ہے مگر۔۔۔۔

ہم اب کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

سنبھل نے پوچھا

آپ کے جسم حاصل کرنے کے بعد ہی کچھ ہو گا ابا حضور اس سلسلے میں شانی کے ساتھ ہی چلے گے ہیں میں بس آپ سے ملنے آیا تھا۔۔ سبحان نے چائے کی چسکی لیتے ہوے کہا

اللہ بہتر کرے گا مجھے بھروسہ ہے۔۔

سنبھل نے مسکرا کر سبحان کو تسلی دی۔۔۔۔۔

جی اب میں چلتا ہوں۔۔۔ سبحان اٹھ کھڑا ہوا اور جویریہ کے دل کی دھڑکنیں بھی منتشر ہونے لگیں۔۔۔

جیتے رہو اللہ کامیاب کرے۔۔ جاو شوہر کو دروازے تک چھوڑ کر آؤ۔۔

سنبھل نے دعا دی اور ساتھ ہی جویریہ کو حکم بھی سنایا

جویریہ نے حیرت سے ماں کو دیکھا پھر اپنی بکھرتی سانسوں کو قابو کر کے سبحان کے ساتھ باہر چل دی

ویسے جنات بھی شرماتے ہیں؟؟؟۔

سبحان نے اس کا شرمانا نوٹ کر لیا تھا

ن نہیں ایسا نہیں ہے بس۔۔۔

جویریہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی ایک دم بوکھلا گئی۔۔ ہمم

۔سبحان نے جویریہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر مانو وہاں خلا ھو۔۔اس کا ہاتھ خالی تھا۔۔

آپ مجھے نہیں چھو سکتے۔۔۔جویریہ نے نظریں جھکاے اداس لہجے میں کہا فکر مت کرو جلد ہی چھو بھی لوں گا بلکہ اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔

سبحان نے محبت سے اسے دیکھتے ہوے کہا

جویریہ اس کی بات پر جھینپ گئی۔۔۔۔۔

***۔

شانی بزرگ اور امام صاحب کو بیٹھک میں بٹھا کر کچن میں چلا آیا جہاں شمو گہری سوچ میں گم کھڑی تھی

آپا آپ جلدی سے بتائیں کہ وہ جسم کہاں ہیں۔؟۔

شانی کی آواز پر وہ چونکی۔۔ ہاں چلو میں دکھاتی ہوں۔۔

شمو اور شانی کمرے میں داخل ہوے کمرے سے شدید بدبو اٹھ رہی تھی

اف یہ کیا چند گھنٹوں میں ہی اتنی بدبو نجانے کیا ہوا ہے۔۔۔

شمو نے ناک پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا۔۔۔ پھر ایک دم چونکی

شانی ایسی ہی بدبو شنو آپا سے بھی آتی تھی۔۔۔ شمو کو کسی انہونی کا احساس ہوا وہ بھاگ کر الماری کے پاس گئی اور پٹ سے دروازہ کھولا مگر خالی الماری اس کا منہ چڑا رہی تھی

اللہ جی یہ کیا؟؟؟ شانی یہیں تھیں وہ بلیاں مگر اب یہاں کچھ نہیں ہے

شانی نے بڑھ کر الماری دیکھی تو وہ خالی تھی۔۔۔ آپا مگر کیسے یہ سب۔۔۔ اوہ میرے خدا۔۔۔۔

شانی سر پکڑ کر رہ گیا پھر بھاگ کر باہر پہنچا اور امام صاحب اور بزرگ کو بلا لایا۔۔۔

اَستَغفِرُ اللہ اَستَغفِرُ اللہ اَستَغفِرُ اللہ اَستَغفِرُ اللہ،

بزرگ نے اندر داخل ہوتے ہی استغفار کیا

شیطان منحوس نے اپنا کام کر دیا ہے وہ آیا تھا وہ خود آیا تھا۔۔ایسے نہیں مانے گا وہ مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا۔۔

بزرگ نے جلالی آواز میں کہا اور غصے سے کمرے سے باہر نکل گے۔۔امام صاحب نے شانی کو لیا اور بزرگ کے پیچھے پیچھے وہ بھی باہر نکل گے۔۔

نجمہ نجمہ کہاں ہے؟؟۔۔۔۔شانی کی آواز پر شمو کا چکراتا سر پھر سے چکرایا۔۔

نجمہ وہ کمرے سے نکلی اور نجمہ کو آواز دینے لگی۔۔

میں نے سب جگہ دیکھ لیا وہ نہیں ہے اور اسکا تعویز یہ ہے دروازے سے ملا۔۔شانی نے تعویز بزرگ کو دکھاتے ہوئے کہا

بچی کی جان خطرے میں شیطان نے غلط کیا اس کو سزا مل کر رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔اب اچھا نہیں ہو گا اسکے لیے

بزرگ نے گرج کر کہا اور گھر سے باہر نکل گے۔۔۔۔۔

******۔

سبحان لوٹ کر شانی کے گھر پہنچا وہاں کے حال کچھ ایسا تھا کہ شانی زمین پر کسی ناکام عاشق کی طرح بیٹھا تھا امام صاحب تسبیح لیے کرسی پر بیٹھے ورد کر رہے تھے شمو ہائے ہائے کرتی صحن میں چکر کاٹ رہی تھی۔

ابا حضور کیا ہوا سب خیریت ہے؟

سبحان نے جلدی سے بڑھ کر امام صاحب سے پوچھا۔کیا بتاؤں نجمہ ہائے وہ لے گیا نجمہ کو۔۔

امام صاحب کی جگہ شمو نے جواب دیا۔

کیا؟کون لے گیا کدھر لے گیا۔۔ابا حضور نجمہ کدھر ہے؟؟

سبحان نے بے یقینی سے سب کو دیکھا۔۔

بیٹا نجمہ خطرے میں ہے اسے وہ شیطان لے گیا ہے اللہ میری بچی کی حفاظت فرمائے۔۔آمین

امام صاحب نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔اپنی جان سے پیاری بیٹی کو کھونے کے ڈر سے ان کی جان آدھی ہو رہی تھی۔۔ سبحان یہ سن کر سکتے میں آگیا ۔۔اس کی لاڈلی بہن مشکل میں تھی ۔۔ اب کیا کریں ہم کیسے ڈھونڈیں اسے۔؟

سبحان نے خود کو سنبھال کر پوچھا۔۔

اللہ پر بھروسہ رکھو سب ٹھیک ہو گا۔۔

بزرگ کی آواز پر سب چونکے۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔ بزرگ نے سب اشارہ کیا ۔۔سب لوگ جلدی سے بزرگ کے پیچھ ہو لیے۔۔ گھر سے باہر نکلے تو اکھنڈہ ان کا منتظر تھا۔وہ بغیر کچھ کہے آگے چلنی لگا۔۔سب لوگ اس کی تقلید میں چلنے لگے۔۔

آبادی سے نکل کر وہ ایک سنسان راستے پر چلنے لگے۔۔

چلتے چلتے وہ لوگ جنگل میں پہنچ گ ئے۔ دن کی روشنی ہونے کے باوجود جنگل میں کافی اندھیرا تھا۔۔اکھنڈہ نے سب کو رکنے کا اشارہ کیا اور خود آگے بڑھ گیا۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ لوٹا تو اس کے ہاتھ میں ایک وجود تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****_

شنو درد کی شدت سے چلا رہی تھی۔اس سنسان جنگل میں اس کی سننے والا کوئی بھی نہیں تھا۔۔اس کا پیٹ پھول کر کافی بڑا ہو چکا تھا ۔۔ وہ زمین پر پڑی درد سے چیخ رہی تھی کہ اچانک اسے غرانے کی آواز سنائی دی۔۔اندھیرے میں اس نے آنکھیں پھاڑ کر یہاں وہاں دیکھا مگر کچھ نظر نہ آیا۔۔ خوف کی ایک لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں

سرایت کر گ ئی۔۔ غرانے کی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔اچانک شیر کے دھاڑنے کی آواز پر وہ اچھل پڑی۔۔اس کے بلکل قریب ہی آواز آئی تھی۔۔۔ اپنادرد بھلا کر وہ ایک انجانی سمت کی طرف دوڑ پڑی ۔ جھاڑیوں سے الجھ الجھ کراس کے کپڑے پھٹ کے تھے۔ سارابدن زخمی ہو گیا تھا۔۔پتھر سے ٹھوکر لگنے پر وہ زمین بوس ہو گ ئی۔۔پیٹ کر درد شدت پکڑ گیا۔۔ایسا لگتا تھا کہ پیٹ میں کوئی چھریاں چلا رہا ہو۔۔۔

اندھیرے میں اسے آخری بار شیر کی دھاڑ اپنے عقب سے سنائی دی اور اس کی آنکھیں بند ہو گ ئی یں۔

**_

آنکھ کھلی تو خود کو ایک انجان جگہ پر پایا۔۔ ہسپتال کے بیڈ پر پڑی وہ مشینوں میں جکڑی ہوئی تھی۔۔اس کے پاس ہی اکھنڈہ شانی اور شمو کھڑے تھے۔۔امام صاحب ایک طرف بیٹھے تسبیح پڑھ رہے تھے۔۔۔

حیرت انگیز طور پر شنو کا درد ٹھیک تھا مگر وہ جسم ہلا نہیں پا رہی تھی۔۔غالباً اس کے جسم کو سن کر دیا گیا تھا۔۔

م مجھے معاف ک کر دو۔۔م مجھے ب بچا لو۔۔۔۔۔،

شنونے شانی کی طرف دیکھ کر ٹوٹے ہوئے لفظوں م٦ں معافی مانگی۔۔

میری نجمہ کہاں ہے؟؟ شانی نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے پوچھا۔۔

مجھے کچھ نہیں پ پتا۔۔ شیطان نے مجھے سنسان جنگل میں پھینک دیا تھا۔۔مجھے بچا لو

شنونے روتے ہوے کہا

بزرگ اپنی جگہ سے اٹھے اوراس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گے۔۔

مسلسل ورد کرنے کے بعد شنو کا چہرہ سیاہ پڑنے لگااور کچھ ہی دیر میں اس کی شکل بدل گ ئی۔۔

آنکھیں سرخ ہو گ ئی یں اور منہ سے غرانے کی آوازیں آنے لگیں۔۔

بزرگ تیزی سے ورد کر رہے تھے۔۔ان کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نظر آنے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے پسینے سے ان کا جسم اور کپڑے گیلے ہو گے جیسے وہ کپڑوں سمیت نہائے ہوئے ہوں۔۔

تھوڑی دیر بعد بزرگ نے انگوٹھا ہٹایا تو شنو اپنی اصلی حالت میں آگ ئی۔۔

پ پانی۔۔ بزرگ نے لڑکھڑا کر پانی مانگا۔۔شانی نے جلدی سے پاس پڑی بوتل ان کے آگے کی

انہوں نے تین سانسوں میں پانی پیا۔اور لمبی سانسیں لینے کے بعد اکھنڈہ کی طرف دیکھا۔۔

وہ بہت طاقتور ہے مگر اللہ اس سے بھی زیادہ طاقتور ہے وہ یقیناََ بہتر ہی کرے گا۔۔بچی اسی کے قبضے میں ہے اور یہ شنو اس کے جال میں بری طرح پھنس چکی ہے۔۔اس کو اللہ معاف کرے۔۔

بزرگ نے اکھنڈہ سے مخاطب ہو کر کہا

استاد وہ شیطان کی اولاد ہے اس کا کام ہے انسانوں کو بھٹکانا اگر ہم اسے ختم کر دیں گے تو اس کی جگہ دوسرا شیطان آجائے گا شیطان کی اولاد تو لاتعداد ہے مگر ان لوگوں کی جان کی خاطر اس شیطان کو ختم کرنا ہو گا اور آئیندہ یہ احتیاط کریں گے تو ہی بہتر رہے گا۔۔

آکھنڈہ نے ادب سے کہا

ہم میں چلتا ہوں مسجد میں اس کا حل جلد ہی نکل آئے گا آپ سب لوگ بھی گھر چلیں یہ عورت اب کسی کو کچھ نہیں کہہ سکتی شیطان نہ سہی مگر اللہ اسے اس کے کیے کی سزا ضرور دے گا جب تک یہ توبہ نہ کر لے۔۔۔

انہوں نے شنو کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

م میں ت توب۔۔۔۔ شنو نے توبہ کرنے کی کوشش کی مگر اس کی زبان نے ساتھ نہ دیا۔۔

_***

_****

شانی نماز پڑھ کر گھر میں داخل ہوا تو صحن میں شمو کو نماز پڑھتے دیکھ کر اسے خوشی ہوئی۔۔ وہ اندر داخل ہوا کچن میں سے کھانا نکال کر کمرے میں چلا گیا۔

پتہ نہیں میری نجو کیسی ہو گی۔۔کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔۔

نجمہ کی یاد آنے پر بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔۔۔مرے ہاتھوں سے تھوڑا سا کھانا کھا کر برتن سائیڈ پر رکھ کر وہ لیٹ گیا۔۔ دو دن سے اس نے کچھ کھایا پیا نہیں تھا۔۔ نجمہ کے ساتھ گزرے لمحے کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے آگے چلنے لگے۔۔ نجانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گ ئی۔

****_

دروازہ زور زور سے بج رہا تھا۔۔مشکل سے آنکھیں کھول کر وہ اٹھا اور جا کر دروازہ کھولا

دروازے پر امام صاحب نجمہ کے ساتھ کھڑے تھے۔

نجو میری جان تم آ گ ئی۔۔ شانی بے اختیار نجمہ کو سینے سے لگا گیا

شانی استاد جی کا انتقال ہو گیا ہے نجمہ کو بچاتے بچاتے وہ اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں جنازہ دن گیارہ بجے ہے۔۔

امام صاحب نے گویا بم پھوڑا۔۔کیا مگر۔۔۔شانی کو کچھ سمجھ نہ آیا۔۔اپنی ماں اور بہن کو پانے کی ایک آخری امید بھی ختم ہو گ ئی۔۔ وہ اب کیا کرے گا۔۔۔

***_

جنازہ پڑھ کر شانی امام صاحب اور سبحان مسجد میں بیٹھ گے۔۔ سبحان کیا میں اپنی ماں سے مل نہیں سکتا؟؟

شانی نے اداس لہجے میں کہا

شانی بھای ابھی ان کی روح ان کے جسم میں نہیں اگر آپ نے یوں ملنے کی کوشش کی تو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔

پھر کیا کریں اب کیسے ڈھونڈیں سب۔۔

ابا خضور اکھنڈہ سے اس کا حل معلوم ہو سکتا ہے؟؟۔

سبحان نے امام صاحب سے پوچھا تو انھوں نے ہاں میں سر ہلایا۔۔ کچھ ہی دیر میں اکھنڈہ وہاں موجود تھا

ہاں مگر اس کے لیے سنبھل کو اپنی جان خطرے میں ڈالنی ہو گی اس طرح اس کی جان بھی جا سکتی ہے

اکھنڈہ نے انہیں بتایا

ٹھیک ہے میں بات کروں گا اللہ بہتر کرے گا

سبحان نے پر سوچ انداز میں جواب دیا۔۔

جویریہ کھڑکی کے پاس کھڑی دور خلاؤں میں گھور رہی تھی۔اندھیرے میں دور دور تک گھروں کے بلبوں نے روشنی کی ہوئی تھ۔ سڑکیں بھی آباد تھی ۔دن کی نسبت رات میں زیادہ رش تھا۔

سنبھل نے اسے دیکھ کر ایک سرد آہ بھری تھی۔۔ سبحان کل ہی آکر بتا گیا تھا کہ اب سنبھل کو اپنی جان خطرے میں ڈال کر شیطان کو ہرانا ہو گا۔۔ جس ے جویریہ کافی پریشان تھی۔اسے ماں سے جدائی کا خوف سکون نہیں دے رہا تھا۔

میری بیٹی یہاں کیا کر رہی ہے؟؟ چلو اب سو جاؤ تھوڑا سا ۔۔ سنبھل نے مسکرا کر اسے مخاطب کیا جس پر اس نے چونک کر ماں کو دیکھا اور اس کے پاس آکر کھڑی ہو گ ئی۔ اماں آپ جانتی ہیں نا کہ میں آپ کے بغیر نہیں جی سکتی۔خدا کے لیے اپنی جان کو خطرے میں مت ڈالیں

جویریہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

میری بچی اداس مت ہو زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گی۔۔

سنبھل نے اسے تسلی دی اور جائے نماز اٹھا کر ایک کونے میں جا کر اپنا عمل کرنے کی تیاری کرنے لگی۔

جویریہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر کمرے سے نکل گئی۔اپنے کمرے میں آکر اس نے جائے نماز بچھا کر اللہ سے دعا مانگی اپنے دل کا غبار نکال کر وہ بستر پر لیٹ گئی۔اس کا دل اب قدرے سکون میں تھا۔آج سے دو دن میں ہی کوئی فیصلہ ہونا تھا۔آزمائش ابھی باقی تھی یا اور موجود تھی یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

*******&۔

شنو کی تکلیف مسلسل بڑھتی جا رہی تھی۔اس کے جسم سے اب کیڑے نکلنا شروع ہو گئے تھے۔ ڈاکٹرز اس کے کمرے سے دور ہی رہتے تھے۔۔وہ پورا دن درد سے چلاتی رہتی۔۔کچھ نرسیں اسے دوائی دینے آتیں اور کچھ کھانا رکھ کر چلی جاتیں۔۔شنو کو اکثر بے ہوش رکھا جاتا مگر بے ہوشی کی حالت میں بھی اسے درد محسوس ہوتا رہتا مگر وہ کم از کم چیخنے سے قاصر ہوتی۔۔

شنو کو اس وقت بھی بے ہوش کیا گیا تھا۔مگر وہ زیادہ دیر ہوش سے بیگانہ نہ رہ سکی۔۔اسے جب ہوش آیا تو وہ درد سے چیخنے لگی۔

خدارا مجھے مار دو مجھے زہر دے دو۔مجھ سے برداشت نہیں ہوتا یہ درد۔۔مجھے ماف کر دو معافی دے دو۔۔ت توبہ الل الل ت ت و ب ہ

شنو تھک کر توبہ کرنے لگی مگر اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ توبہ کرنے لگتی تو زبان لڑکھڑا جاتی۔۔ اگر وہ توبہ کا خیال دل میں لاتی تو اس کا دماغ ہی کام کرنا چھوڑ دیتا۔۔

شنو چیختی چلاتی وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑی۔۔

آنکھ کھلنے پر منظر ہی تبدیل تھا۔ وہ ہسپتال میں نہیں بلکہ اسی سنسان جنگل میں تھی۔۔ اندھیرا پھیل چکا تھا۔ شنو کو اپنے پیٹ میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ یہاں وہاں ہاتھ مارتی آگے بڑھنے لگی آخر تھک ہار کر وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گ ئی اور زود زور سے چلانے لگی۔۔۔ شیطان نے اسے ہر طرف سے قید کر لیا تھا۔ عزاب الٰہی پیٹ کے شدید درد کی صورت میں اسے مارے جا رہا تھا مگر موت نہیں آ رہی تھی۔

_****

سبحان اور امام صاحب نماذ سے فارغ ہو کر حجرے میں آ کر بیٹھ گے۔ وہاں نجمہ شمو اور شنی پہلے سے موجود تھے۔ آج رات سنبھل اپنے عمل پر بیٹھ چکی تھی۔ اتنے میں اکھنڈہ بھی وہاں پہنچ گیا۔۔ اس نے کچھ سفوف امام صاحب کو دیا اور حصار بنانے کو کہا

نے سب کے گرد حصار بنایا اور تسبیح لے کر پڑھائی کرنے لگے۔۔ سب پریشان سے اللہ کو یاد کر رہے تھے۔ نیند ان کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔ سب لوگ اللہ سے کامیابی کی دعائی یں مانگ رہے تھے۔۔

*******۔

******۔

آسمان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ سخت اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ سنبھل مسلسل تسبیح ہاتھ میں لیے ورد کرنے میں مصروف تھی۔ اچانک تیز ہوا چلنے لگی اور زور زور سے بادل گرجنے لگے۔ سنبھل کھڑکی کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ کھڑکی کے پٹ زور زور سے ہلنا شروع ہو گے آندھی اتنی تیز تھی کہ سنبھل کو لگا کہ وہ ابھی اڑ جائے گی۔ مگر وہ جانتی تھی کہ یہ سب شیطان کی چال ہے ۔ تیزی سے ورد کرتے ہوئے وہ چاروں طرف نظریں دوڑا رہی تھی کیوں کہ شیطان کہیں سے بھی حملہ کر سکتا تھا۔ اچانک اسکے سامنے ایک سفید ڈھانچہ کی کھوپڑی نمودار ہوی سنبھل نے پھرتی سے اس پر زور سے پھونک ماری اور کھوپڑی میں آگ لگ گ ئی۔ ورد جاری رکھتے ہوے اس نے کھوپڑی کی راکھ ایک شاپر میں ڈال دی اور ورد مکمل کرنے لگی۔۔ ایک کان پھاڑ دینے والی چیخ پر وہ اچھلی۔۔ ایک جن زادی ہونے کے باوجود اس وقت اسے خوف نے آگھیرا تھا۔ کیوں کہ وہ چیخ اور کسی کی نہیں بلکہ جویریہ کی تھی۔۔ سنبھل نے خود کو ریلیکس کیا اور دوبارہ ورد کرنے لگی۔

اماں۔۔اماں،۔۔۔۔ جویریہ کی آواز پر اس کے لب رکے تھے۔۔اس نے رخ پھیر کر دیکھا تو جویرہ خون سے لت پت دروازے کے پاس گری پڑی تھی۔۔

اماں بچا لو مجھے۔۔۔ جویریہ نے روتے ہوئے ماں کو پکارا تھا۔۔

نہیں یہ میری بچی نہیں ہے یہ کچھ اور ہے۔۔۔

سنبھل کوشش کے باوجود سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس کے سامنے جویریہ ہی ہے یا کچھ اور ہے۔۔

اس کی طاقتیں مانند پڑتی جا رہی تھیں۔۔اس نے منہ پھیر لیا اور دوبارہ ورد کرنے لگی

اماں اماں خدارا مجھے بچاؤ میں مر رہی ہوں۔۔۔۔۔

جویریہ کی آواز پر اس ماں کا دل بے قابو ہو گیا۔۔وہ اٹھی اور جوں ہے آگے بڑھنے لگیں تو ایک دم رک گئی۔۔

جینی تو جن زادی ہے پھر یہ خون۔۔۔۔؟؟

سنبھل خود سے سوال کرنے لگیں اور سمجھ لگتے ہی دوبارہ وہیں بیٹھ گئیں۔۔

صد شکر کہ حصار نہیں توڑا ورنہ وہ آج جس کام کو بیٹھی تھی وہ کام تو ادھورا رہتا ہی مگر ساتھ اپنی جان سے بھی جاتی۔۔

ورد صبح کی آزانوں کے ساتھ ہی مکمل ہو گیا۔۔

سنبھل نے راکھ والا تھیلا اپنی الماری میں رکھ کر الماری کو تالا لگایا اور جلدی سے جویریہ کے کمرے کی طرف چل دی۔۔

جویریہ بستر پر آرام سے سو رہی تھی۔۔اس کے گرد حفاظتی حصار لگا ہوا تھا جس سے وہ رات شیطان سے محفوظ رہی تھی۔۔سنبھل نے سکون سے سانس لیا اور نماز پڑھنے چل دی۔۔

_*********

رات بھر امام صاحب تسبیح پر کچھ ورد کرتے رہے۔۔امام صاحب کی آنکھیں بند تھیں وہ اکھنڈہ کی مدد سے سب کچھ دیکھ رہے تھے جو سنبھل کے ساتھ ہو رہا تھا۔۔ان کے ورد کی وجہ سے شیطان ان پر حاوی نہیں ہو سکا تھا۔۔اب بس ایک اور رات تھی اس کے بعد سب ٹھیک ہو جاتا مگر آخری رات کتنی بھاری تھی وہ کون جانتا تھا شیطان اتنی آسانی سے کہاں ہار ماننے والا تھا۔۔

امام صاحب نے ورد مکمل کیا اور اٹھ کھڑے ہوے۔۔سب لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑے سو رہے تھے۔۔کہتے ہیں نیند سولی پر بھی آجاتی ہے یہاں بھی وہی حال تھا۔۔شانی نجمہ کی گود میں سر رکھے سو رہا تھا اور نجمہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگاے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔

شمو ایک طرف سمٹی ہوی کونے کے ساتھ چپکی سو رہی تھی..اور سبحان سجدے کی حالت میں پڑا سو رہا تھا۔۔امام صاحب کو بے اختیار ہنسی آئی۔۔اور انہوں نے دل ہی دل میں ان سب کی دائمی خوشیوں کی دعا مانگی تھی۔ اتنی دیر میں اکھنڈہ بھی نمودار ہوا۔

اٹھو سب لوگ۔۔۔۔۔ اکھنڈہ کی گرج دار آواذ پر سب ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھے۔۔

ک کیا ہوا ک کیوں چلا رہے ہو؟؟۔ شمو نے تیوری چڑھا کر اکھنڈہ سے پوچھا۔۔

اکھنڈہ نے اسے گھور کر دیکھا جو جمائی روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

الحمدللہ آج کامیابی حاصل ہوی ہے اور سنبھل نے راکھ حاصل کر لی ہے اس راکھ کر رکھوالی کے لیے میں نے اپنا خادم بھیج دیا ہے۔۔۔ اب ایک اور رات ہے پھر سب ٹھیک ہو گا۔۔۔

اکھنڈہ نے امام صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کہا فراط

اللہ کامیابی عطا فرمائے آمیین

امام صاحب نے دعا دی

مگر سنبھل کی طاقتیں کم کیووں پڑ رہی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟؟؟

امام صاحب نے دوبارہ تجسس سے پوچھا

وہ جو عمل کر رہی ہے اس سے اس کی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور وہ ایک عام انسان جیسی ہو جاے گی ۔۔ اسی لیے رات وہ اپنی طاقت استعمال نہیں کر سکی تھی۔۔ اگر زرا سی بھی چوک ہو گی تو وہ ہمیشہ کے لیے قید ہو سکتی ہے۔۔ شیطان اس کی کمزوری ڈھونڈ رہا ہے اور اس کی کمزوری۔۔۔

اکھنڈہ نے نظر گھما کر شانی کو دیکھا جو بڑی توجہ سے اسے سن رہا تھا۔۔

خیر آپ سمجھ گے ہوں گے میں کس کی بات کر رہا ہوں بس دھیاں رکھے گا کہ کوی مسلہ نہ ہو آپ ہی ان کی آخری امید ہیں۔۔

اکھنڈہ اپنی بات ختم کر کے غائب ہو گیا۔۔۔

امام صاحب نے نماز ادا کی اور پھر سب کے لیے ناشتہ لایا۔۔ دو دن ان سب کو حصار میں ہی رہنا تھا اس لیے وہ احتیاط کر رہے تھے۔۔

نجمہ سب ٹھیک ہو گا نا؟؟ شمو نے فکر مندی سے نجمہ کا ہاتھ تھام کر پوچھا

آپ فکر مت کریں آپا سب ٹھیک ہو جاے گا اللہ پر بھروسہ رکھیں۔۔۔ نجمہ نے مسکرا کر شمو کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دبایا

ہمم۔۔ شمو سر ہلا کر خاموش ہو گ ئی۔۔ مگر دل میں وہ شیطان کو ہزاروں صلواتیں سنا رہی تھی جس نے ان کی زندگی میں اتنی تباہی مچادی تھی۔۔۔

_*******

اماں دھیان رکھنا اور میری فکر بلکل مت کرنا بس سب اچھے سے کرنا۔۔

جویریہ نے ماں کو پیار کرتے ہوے تنبیہ کی۔۔

ہمم سنبھل اثبات میں سر ہلا کر اپنے کمرے میں چلی گی۔۔

جویریہ نے جلدی سے حصار بنایا اور سنبھل کی کامیابی کے لیے دعا کرنے لگی۔۔۔دعا کرتے کرتے اسے نیند نے آلیا اور وہ وہیں جاے نماز پر ہی سو گی۔۔

سنبھل نے حصار بنایا اور راکھ کا تھیلا اپنے سامنے رکھ دیا۔۔ہاتھ میں تسبیح لے کر جیسے ہی اس نے ورد شروع کیا تو شدید بارش شروع ہو گی۔۔بارش کھڑکی سے اندر کی طرف گرنے لگی جس کی وجہ سے سنبھل کا سارا جسم بھیگ گیا اور اسے شدید سردی لگنے لگی۔۔۔اسکی طاقتیں مزید کم ہو گئیں تھیں ۔۔اس لیے اب انسانوں کی طرح اسے پر بھی موسم کے اثرات ہو رہے تھے۔۔ سردی سے کانپتی ہوی وہ ورد کرنے میں مصروف تھی۔۔ اتنے میں شدید آندھی شروع ہو گئی اور راکھ گا تھیلا اڑتا ہوا کھڑکی سے باہر چلا گیا۔۔
سنبھل کی آنکھیں پھیل کر مزید بڑی ہو گئیں۔۔ اس نے بمشکل خود پر قابو پا کر ورد جاری رکھا۔۔

دوسری طرف شیطان مسلسل شانی پر حملہ کرنے کی طاق میں تھا۔۔شانی بیٹھا مسلسل اونگ رہا تھا کہ شدید آندھی سے وہ چونک گیا۔۔اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ ایک جنگل میں موجود تھا۔۔اس کے بلکل سامنے ہی ایک شیر کھڑا غصے سے شانی کو گھور رہا تھا۔۔شانی نے ایک زوردار چیخ ماری اور اٹھ کر بھاگنا شروع ہو گیا۔۔

سبحان نے جب شانی کو بھاگتا دیکھا تو اس پر جھپٹا۔۔خوش قسمتی سے شانی کی قمیض کا ایک کونہ سبحان کے ہاتھ لگ گیا مگر شانی کا روپ شیطان چرا چکا تھا۔۔شانی پر سے طلسم ٹوٹا تو وہاں کوی جنگل نھیں تھا بلکہ وہ امام صاحب کے حجرے میں موجود تھا۔۔یہ دراصل شیطان کی ہی ایک چال تھی جس میں وہ آدھا کامیاب ہو چکا تھا۔"

شکریہ سبحان مجھے بچا لیا تم نے۔۔۔ شانی نے سبحان کا شکریہ ادا کیا خود آیت الکرسی کا ورد کرنے لگا ۔۔وہ بہت ڈر گیا تھا نیند بھی اڑ چکی تھی۔۔۔

سنبھل ورد کیے جا رہی تھی آج آخری رات تھی اور کیسے بھی کر کے اسے راکھ کی آخری تھیلی حاصل کرنی ہی تھی۔۔۔

ورد کے درمیان پہنچ کر کھوپڑی نمودار ہوی۔۔ سنبھل نے جلدی سے اس پر پھونک ماری تو آگ روشن ہو گے ئی۔۔ کچھ ہی دیر میں وہاں راکھ کا ڈھیر موجود تھا۔۔ سنبھل نے جلدی سے راکھ اکھٹی کی۔۔پہلی والی تھیلی ہوا کی وجہ سے اڑ کر کھڑکی سے نکل چکی تھی مگر سنبھل جانتی تھی کہ ورد مکمل ہوتے ہی وہ تھیلی بھی اپنی جگہ لوٹ آئے گی اور شیطان کا چیلہ شیطان جل کر ختم ہو جآئے گا۔۔۔

سنبھل ورد کے آخری مراحل پر تھی جب ایک آواز پر وہ چونکی

ماں۔۔۔۔۔۔ شانی کھڑا سنبھل کو پکار رہا تھا

ش شاشانی۔۔ سنبھل نے حیرت سے ڈوبی آواز میں شانی کو پکارا

ماں چھوڑو یہ سب میری پاس آؤ سب ٹھیک ہو گیا تم آزاد ہو اب تو میرے پاس آجاؤ کتنے سال دور رہی ہو۔۔۔۔

شانی کی سحر انگیز باتوں سنبھل ہوش کھونے لگی۔۔

برسوں پرانے بچھڑے بیٹے کو دیکھ کر اس کی ممتا نے جوش مارا اور یہیں سے شیطان کی پہلی چال کامیاب ہو گ ئی۔۔

شانی میرے بچے۔۔۔ سنبھل اٹھ کر کھڑی ہو گ ئی۔۔،

امام صاحب نے جلدی سے آنکھیں کھول کر شانی کو دیکھا جو حصار میں محفوظ بیٹھا دعا میں مشغول تھا۔۔

امام صاحب سنبھل کو روکنا چاہتے تھے مگر ان کی آواز سنبھل تک نہیں پہنچ سکتی تھ۔۔

سنبھل خوشی سے سرشار ہوتے ہوے شانی کی طرف لپکی اور حصار توڑ کر باہر آگ ئی۔۔

سنبھل کے حصار توڑتے ہی شانی کا مکروہ قہقہہ فضا میں گونجا اور اس کے ساتھی ہی اس کا چہرہ بدلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

_*****

حصار کے توڑتے ہی شانی کا مکروہ قہقہ فضا میں گونجا اور اس کے ساتھ ہی اس کی شکل بدلنے لگی۔۔

سنبھل نے بے یقینی سے سامنے کھڑی اس خوفناک عفریت کو دیکھا جو اب ایک عجیب جانور کا روپ دھار چکی تھی۔۔

اس کے پیر گھوڑے کی طرح تھے چہرے پر صرف آنکھیں اور منہ تھا سارا چہرہ کالا سیاہ تھا اور چہرے کا گوشت گل کر نیچے لٹک رہا تھا۔اس کے ہاتھ عجیب مڑے تڑے ہوئے تھے اور ناخن بہت تیز اور بڑے تھے۔۔اس عفریت نے سنبھل کو دیکھ کر اونچا قہقہ لگایا اور آگے بڑھنے لگا۔۔

سنبھل کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلنے لگی۔۔۔اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہوتی جارہی تھی اور اس کی طاقتیں ختم ہو چکی تھیں۔۔

سنبھل نے خود کو سنبھالا اور آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی۔۔ مگر اس کی زبان پھسلنے لگی وہ کچھ کا کچھ پڑھتی جاتی

ہاہاہا۔۔وہ شیطان عفریت قہقہہ لگاتی سنبھل کی حالت سے محظوظ ہورہی تھی۔۔۔

سنبھل جلدی سے بھاگ کر حصار کے پاس پہنچی جیسے ہی اسنے حصار میں داخل ہونے کی کوشش کی کسی نے زور سے اسے پیچھے دھکیلا اور وہ دور جا گری۔۔تکلیف سے ایک چیخ اس کے منہ سے نکلی ۔۔

ہاہاہا شیطان کے قہقہے عروج پر تھے۔۔۔

سنبل کو لگا اب سب کچھ ختم ہو جائے گا ۔۔

رک جا۔۔۔، ایک تیز آواز پر سنبھل کے ساتھ ساتھ شیطان عفریت بھی چونکی۔۔پلٹ کر دیکھا تو جویریہ اپنے ہاتھ میں ایک لمبی سی تسبیح لیے غصے سے شیطان کو گھور رہی تھی۔۔

ایک قدم آگے مت بڑھانا ورنہ جلا کر راکھ کر دوں گی۔۔

جویریہ نے غصے سے چیخ کر اسے وارن کیا۔۔

سنبھل جویریہ کو دیکھ کر مزید خوفزدہ ہو گی

سنبھل ت تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔پ پاگل ہو جاو جاو یہاں سے

سنبھل نے اپنا وجود گھسیٹتے ہوئے جویریہ کو وہاں سے جانے کو کہا

جویریہ نے ایک نظر ماں کو دیکھا جو زمین پر زخمی پڑی تھی مگر پھر بھی اپنی اولاد کی پرواہ کر رہی تھی۔۔۔

شیطان نے ایک آگ کا گولہ بنایا اور جویریہ کی طرف پھینکا۔۔ گولہ جویریہ تک پہنچ کر ختم ہو گیا۔۔ حفاظتی حصار نے جویریہ کو محفوظ رکھا تھا۔۔

جویریہ نے مسکرا کر شیطان کو دیکھا

تھو تھو تھو لعنت ہے تجھ پر۔۔

جویریہ نے غصے سے زمین پر تھوک کر شیطان کو لعن تعن کی

شیطان عفریت اپنی بے عزتی پر غصے میں آ گیا۔۔۔

تیری یہ اوقات کہ تو مجھے بے عزت کرے

ارے تم مسلمان کس بات کے ہو۔۔ نہ نماز کا پتا نہ قران کا پتا ہر وقت دنیاوی کاموں میں لگے رہتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ شیطان برا ہے ورغلاتا ہے۔۔

ارے تم لوگ تو رمضان میں بھی بے حیای سے باز نہیں آتے ہو رمضان میں تو شیطان قید ہوتا ہے مگر تم لوگ پھر بھی باز نہیں آتے اصل شیطان تو تم خود ہو۔۔۔

شیطان نے غصے سے دھاڑ کر کہا۔۔ اسقدر خوفناک آواز سے در و دیوار ہل پڑے تھے۔۔ کوی عام انسان وہاں موجود ہوتا تو یقیناً بے ہوش ہو کر گر پڑتا۔۔۔

جویریہ نے جلدی سے تسبیح پر کچھ پڑھنا شروع کیا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں سنبھل کو حصار میں جا کر عمل پورا کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔

سنبھل بنا کوی آواز پیدا کیے اپنے جسم کو گھسیٹتی ہوی حصار میں داخل ہو گئی اور ورد کرنے لگی۔۔

دوسری طرف بیٹھے امام صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی انہوں نے جلدی سے آنکھیں کھولیں اور ایک گلاس پانی پر کچھ پڑھ کر پھوکا اور اسے سامنے کی دیوار پر چھڑک دیا۔۔

اب سارا منظر دیوار پر دکھای دے رہا تھا۔۔ جویریہ کو شیطان کے سامنے دیکھ کر سبحان کا دل زور سے دھڑکا وہیں شانی اپنی بہن کو دیکھ کر خوش ہو گیا۔۔۔

اللہ مدد کرے آمین۔۔ شانی نے بے اختیار دعا دی جس پر سبحان نے شدت سے آمین کہا۔۔۔

بند کرو روکو۔۔۔ رک جاو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

شیطان کو جویریہ کے ورد کرنے پر تکلیف ہو رہی تھی۔۔ وہیں سنبھل کا عمل مکمل ہونے کے قریب تھا جس پر اسے آگ نے لپیٹ لیا تھا۔۔

جویریہ نے مسکرا کر اپنا ورد جاری رکھا۔۔۔ ورد کے باعث اس کی طاقتیں کم ہوتی جا رہی تھی مگر وہ بغیر کسی کی پرواہ کیے ورد مکمل کر رہی تھی۔۔

شیطان نے ہاتھ ہوا میں لہرایا اور کمرہ بے شمار بچھوں اور سانپوں سے بھر گیا۔۔ جویریہ کے اندر ہلکے سے خوف نے دوڑ لگائی تھی مگر وہ مسلسل ورد کرنے میں ڈٹی رہی۔۔۔

بچھووں اور سانپ جیسے ہی جویریہ کے قریب آتے وہ جل کر راکھ ہو جاتے۔۔ جویریہ مطمئن سی ورد کرنے لگی۔۔

ادھر سنبھل کا عمل بھی آخری مراحل پر تھا۔۔ سب سانس روکے دیوار پر نظریں جمائے دیکھ رہے تھے۔۔ سب کے دل دعا کرنے میں اور آنکھیں بغیر جھپکے دیوار پر دیکھنے میں مصروف تھیں۔۔۔

کمرے میں سارے کیڑے جل کر ختم ہو گے۔۔ شیطان پوری طرح سے آگ کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔۔ جیسے لوہے کو لوہا کاٹتا ہے ویسے ہی آگ سے بنے شیطان کو آگ ہی جلا رہی تھی۔۔۔

شیطان نے فضا میں پھونک ماری اور سینکڑوں عجیب و غریب جانور کمرے میں نمودار ہوئے۔۔ وہ بھی جویریہ اور سنبھل پر حملہ کرنے کی کوشش کرنے لگے مگر حفاظتی حصار کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گے۔۔ جویریہ کے اندر خوف کی ایک لہر اٹھی اس کی طاقتیں ختم ہوتی جا رہی تھیں۔۔

کچھ ہی دیر میں فضا بھیانک چیخوں سے گونج اٹھی۔۔ سنبھل کا عمل مکمل ہو چکا تھا اور راکھ کی دونوں تھیلیاں حصار کے سامنے موجود تھی۔۔ شیطان آگ میں جل کر راکھ ہو چکا تھا سنبھل اٹھ کر جویریہ کے پاس آئی جو اپنا سر تھامے کھڑی تھی۔۔۔

اماں۔۔۔،جویریہ ماں کے گلے لگ کر رودی۔۔۔

سنبھل نے جویریہ کو پیار کیا اور راکھ کی تھیلیاں اٹھا کر اپنے سامنے رکھ دیں۔۔۔

امام صاحب جلدی سے اٹھے اور سب کو اپنے ہمراہ آنے کا کہہ کر حجرے سے باہر نکل گے۔۔

اکھنڈہ ہمیں وہاں لے چلو۔۔۔امام صاحب نے اکھنڈہ کو پکارا اور کچھ ہی دیر میں وہ سب سنبھل کے فلیٹ کے سامنے موجود تھے۔۔۔

سنبھل اور جویریہ نے راکھ کی تھیلیوں پر کچھ پڑ کر پھونکا تو وہاں بلیوں والا پنجرہ ظاہر ہوا۔۔۔

سنبھل نے وہ پنجرا اٹھایا اور کمرے کے دروازے کے پاس رکھ دیا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔

امام صاحب سب کو لے کر اندر داخل ہوے۔۔سامنے ایک کمرے کے پاس بلیوں والا پنجرہ موجود تھا۔۔

امام صاحب نے شانی کا ہاتھ تھاما اور اسے پنجرے کے سامنے لے گے۔۔

روکو ایسا مت کرنا ورنہ وہ انسان نہیں رہے گا۔۔

آکھنڈہ نے شانی کو روکنے کی کوشش کی مگر شانی نے پنجرے کا دروازہ پہلے ہی کھول دیا تھا۔۔

دونوں بلیوں نے پنجرے سے نکلتے ہی شانی پر حملہ کر دیا۔۔

آہہ شانی کراہ کر پیچھے ہوا۔۔

امام صاحب نے جلدی سے کچھ پڑ کر پھونکا تو وہ بلیاں اپنی جگہ پر پر سکون کھڑی ہو گ ئی یں

شانی تم جانتے ہو کیا کر رہے تھے اتنی جلد بازی اچھی نہیں۔۔اب جلدی کرو اس سے پہلے کہ تمہاری طاقتیں مٹ جائی٦ں جلدی سے ورد شروع کرو۔۔

امام صاحب نے شانی کو ڈپٹ کر ورد یاد کروایا اور شانی کو پڑھنے کا کہا

شانی نے کچھ دیر ورد مکمل کیا اور ان بلیوں پر پھونک دیا۔۔

پھونکتے ہی بلیاں وہاں سے غائب ہو گ ئی یں اور شانی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔۔

امام صاحب نے پریشانی کے اکھنڈہ کی طرف دیکھا اکھنڈہ نے نفی میں سر ہلایا اور شانی کو اٹھا کر پس پر صوفے پر لٹادیا۔۔۔شانی کے جسم سے سفید دھواں اٹھنے لگا تھا۔۔

ہ یہ کیا ہو رہا ہے شانی کو؟؟؟ نجمہ نے پریشانی سے شانی کے جسم سے اٹھتے سفید دھویں کو دیکھ کر کہا

یہ اب ایک عام انسان ہے اسکی غلطی کی وجہ سے ساری طاقتیں ختم ہو گ ئی یں ہیں اب یہ طاقتیں قبیلے کے کسی اور جن میں پہنچ چکی ہوں گی ۔۔ جویریہ اور سنبھل بھی عمل کرنے کی وجہ سے اپنی طاقتیں کھو چکی ہیں۔۔ اب یہ عام انسان ہیں

اکھنڈہ نے گہری سانس لے کر تفصیل بتائی۔۔

_*******

ان تینوں کو جب ہوش آیا تو وہ ہسپتال میں تھے۔۔۔وہ سب ایک ہی کمرے میں مختلف بیڈ پر موجود تھے۔۔جویریہ نے دائیں بائیں دیکھا تو سنبھل اور شانی پہلے سے ہوش میں آ چکے تھے ۔۔ سنبھل دیوانہ وار شانی کو چوم رہی تھی اور میرا بچہ میرا بیٹا کہہ کہہ کر اپنے سینے سے لگا رہی تھی۔۔۔ شانی بھی ماں کا لمس محسوس کر کے پر سکون تھا۔۔

اماں۔۔بھائی جویریہ نے خوشی اور حیرت سے پکارا

میرے بچی دیکھ تیرا بھیا میرا شانی۔۔ اللہ نے ہمیں کامیاب کر دیا۔۔

سنبھل نے روتے ہوے جویریہ کو سینے سے لگایا

الحمدللہ جویریہ اللہ کی کرم نوازی پر دل وجان سے مسکرا اٹھی۔۔۔۔

_********

اسلام وعلیکم۔۔۔ سبحان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا

وعلیکم سلام۔۔۔دلہن بنی جویریہ نے شرما کر آہستہ سے جواب دیا۔۔

سبحان نے مسکرا کر دروازہ لاک کیا اور جویریہ کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

کیسی ہیں؟ اس کا ہاتھ تھامے محبت سے پوچھنے لگا

الحمدللہ ٹھیک۔۔۔آپ؟؟

شرما کر مختصر جواب دیا گیا

میں تو آپ کا دیوانہ ہوں۔۔ شرارت سے جواب دے کر اسکے تھوڑا قریب ہوا

جویریہ شرما کر لال ہوی تھی۔۔۔

اللہ کا جتنا شکر کروں کم ہے۔۔مجھے آپ جیسی لڑکی دی ہے اس نے۔۔

سبحان نے محبت سے چور لہجے میں کہا جس پر جویریہ جھینپ گ ئی۔۔

ویسے انسان کہوں یا جن زادی یا پھر کچھ اور۔۔۔

شرارت سے آنکھ دبا کر کہا

میں اب آپ کی طرح کی انسان ہی ہوں اس لیے انسان ہی سمجھیں

خالص بیویوں والا رعب دکھا کر اس نے سبحان کو ترکی بہ ترکی جواب دیا

اووو۔۔۔جو حکم بیگم صاحبہ۔۔

سبحان نے شرارت سے سر کو ہلکا سا خم دے کر کہا تو جویریہ کی ہنسی چھوٹ گ ئی۔۔۔

_*****

سنبھل اب اپنے گھر لوٹ آئی تھی۔۔شمو نے اس سے اپنے کیے کی معافی مانگی جس پر اس نے کھلے دل سے معاف کر دیا۔۔

شانی بھی اب ایک عام انسان بن چکا تھا۔۔ان کے ہاں ایک بیٹے کی پیدائش ہوی جس کا نام انہوں نے ہریرہ رکھا۔۔۔۔

زندگی اپنے ڈگر پر چل پڑی تھی۔۔کہانی ختم نہیں ہوی تھی۔۔زندگی جب تک ہے مشکلات تو چلتی ہی رہتی ہیں مگر فلحال ایک کہانی ختم ہو چکی تھی۔۔

شیطان کے کئی چیلے ہیں اور وہ سب مسلمانوں کو بھٹکانے میں لگے رہتے ہیں۔۔ایک شیطان کو ختم کریں گے تو دوسرا پیدا ہو جاے گا۔۔ختم کرنا ہے تو اپنے اندر کا شیطان ختم کریں تاکہ کوی دوسرا شیطان آپ پر حاوی نہ ہو سکے۔۔۔

_*******

{ختم شد}

الحمدُ للہ الحمدِ للہ الحمدُ للہ،

میرا یہ ناول بھی مکمل ہو گیا۔۔۔

یہ محض ایک فرضی کہانی ہے۔اس کا حقیقت سے کوی تعلق نہیں ہے مگر ایک سبق ضرور ہے۔۔آپ سب کمنٹ میں بتائیں کہ آپ نے کیا سیکھا۔۔

انشااللہ اگلے ناول میں ملاقات ہو گی تب تک کے لیے اللہ حافظ 😊😊

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959